www.KitaboSunnat.com

سال نو کا آغاز و پیغامات

اور

تذکرہ چند بدعات کا

تالیف و پیشکش

ابو عدنان محمد منیر قمر

ترتیب و تدوین

آنسہ نبیلہ قمر و نادیہ قمر

مکتبہ کتاب و سنت

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	سال نو کا آغاز و پیغامات اور بدعات
تالیف و پیشکش	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترتیب و کمپوزنگ	آنسہ نبیلہ قمر و نادیہ قمر
باہتمام	مولانا غلام مصطفیٰ فاروق
سال اشاعت	1426ھ - 2005ء
ناشر	مکتبہ کتاب و سنت

ملنے کے پتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	فہرستِ مضامین	3
2	پیش لفظ	4
3	بدعات کا اجمالی تعارف	6
4	سالِ نو مبارک	12
5	اسلامی سالِ نو کے آغاز پر صحیح طرزِ عمل -	14
6	ہلالِ محرّم اور سالِ نو کے پیغامات (❶-❾)	15
7	❷-❸ سالِ نو کے آغاز پر محاسبۂ نفس -	15
8	❹ سالِ نو کے آغاز پر روزے	16
9	پہلی بات	19
10	دوسری بات	19
11	❺ یادگارِ ہجرتِ نبوی ﷺ یا مغرب کی نقالی	20
12	❻ مقامِ صحابیّت وشانِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور سبّ وشتم پر وعیدِ شدید	23
13	مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم	29
14	❼ مقام ومرتبۂ شہادت	31
15	❽ موت اور صبر	34
16	❾ نوحہ خوانی اور سوگ و ماتم	36
17	عاشوراء محرّم کے بارے میں موضوع احادیث وروایات	42
18	بدعاتِ محرّم، بریلوی مکتبِ فکر کی نظر میں -	48
19	تعزیہ	48
20	شادی بیاہ	50
21	شرکت	50
22	رشتہ داری کرنا	52
23	بدعاتِ ماہِ صفر، آخری چہار شنبہ [بدھ] کی حقیقت -	54
24	مصادر ومراجع .	57
25	تراجم وتصانیف محمد منیر قمر .	58

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

أَمَّا بَعْدُ :

قارئین کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرصہ بارہ سال تک اللہ تعالی کی توفیق وعنایت سے ریڈیو متحدہ عرب امارات، ام القیوین کی اردو سروس سے روزانہ دینی پروگرام ''دین و دنیا'' پیش کرنے کی سعادت حاصل رہی اور اب ماہِ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بمطابق فروری ۲۰۰۲ء کے آغاز سے ہی سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ سے ہفتہ وار پروگرام ''اسلام اور ہماری زندگی'' پیش کرنے کی توفیق بھی حاصل ہے ۔

اس پروگرام کو شروع کیئے ابھی صرف ایک ماہ ہی ہوا تھا کہ اسلامی سالِ نو ۱۴۲۳ھ کا آغاز ہوگیا، اسی مناسبت سے ہم نے ماہِ محرّم کے چار ہفتوں کے لیئے پروگرام کی جو چار قسطیں مرتّب کر کے اپنے سامعینِ گرامی کی خدمت میں پیش کیں، انہیں معمولی ترمیم واضافہ کے بعد افادۂ عام کے لیئے اب ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں بھی پیش کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریڈیائی تقاریر کے اسکرپٹس کو کتابی شکل میں لانے اور کمپوز کرنے کی ذمہ داری میری لختِ جگر عزیزہ شکیلہ قمر نے سرانجام دی ہے ۔ جَزَاهَا اللّٰهُ خَيْراً وَوَفَّقَهَا لِلْمَزِيْدِ ۔

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ''مکتبہ کتاب وسنت'' اور ''توحید پبلیکیشنز'' کے جن احباب نے مخلصانہ تعاون فرمایا ہے، ہم ان سب کے تہہِ دل سے شکر گزار ہیں۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ جُهُوْدِهِمْ ۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیئے ثوابِ دارین کا ذریعہ اور ہمارے معزز قارئین کے لیئے باعثِ ہدایت واستفادہ بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابو حسّان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر — الخبر . المحکمۃ الکبریٰ

وداعیہ متعاون، مراکزِ دعوت وارشاد — 1423/3/16ھ

الدمام، الخبر ،الظہران (سعودی عرب) — 2002/5/28ء

خوشخبری

تمام برادرانِ اسلام کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مؤلّفِ کتاب کے ریڈیو امّ القیوین (U.A.E) اور سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ کے تمام پروگراموں کے آڈیو کیسٹس اور سیڈیز بھی دستیاب ہیں.

برائے رابطہ: 1) رحمت اللہ خان ایڈووکیٹ الخبر فون: 8829292ext2638 2) مسعود سہیل الجبیل فون (مکان): 033462702 3) شاہد ستار sasattar63@yahoo.com

☆ابو عدنان☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بدعات کا اجمالی تعارف

موضوع کو شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی وضاحت کردیں کہ بدعت کیا ہوتی ہے ؟

چنانچہ آج سے تقریباً سوا چودہ سو سال پہلے ۱۰ ھ میں ماہِ ذوالحج کی دس تاریخ کو نبیٔ رحمت ﷺ حجۃ الوداع کی ادائیگی کے سلسلے میں میدانِ عرفات میں تشریف فرما تھے کہ آسمان سے اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدۃ کی آیت:۳ نازل فرمائی، جس میں ارشاد فرمایا :

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا☆ ﴾

” آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمّل کردیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی ہے، اور دینِ اسلام کو تمہارے لیئے پسند کرلیا ہے“۔

امام قرطبیؒ کی الجامع لاحکام القرآن اور امام ابن کثیرؒ کی تفسیر القرآن العظیم میں مذکور ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد نبی اکرم ﷺ اکیاسی [81] دن تک اس دنیا میں رہے، اور پھر رحلت فرمائی۔

مذکورہ آیت کے ان الفاظ کا مفہوم بڑا واضح ہے کہ اُسی دن سے اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو مکمّل فرمادیا ہوا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے احکام میں کسی قسم کی کوئی کمی یا خامی نہیں رہی۔ اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے اس طرح اپنی رحمت کا اِتمام کردیا ہے اور امّتِ محمّدیہ علیٰ صاحبھا أفضل الصلوٰت و أتم التسلیمات کے لیئے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اور آج جس طرح دینِ اسلام کو ترک کر کے کسی دوسرے دین کو اختیار کرنا کفر وارتداد ہے۔ اُسی طرح دین اسلام کی تعلیمات کو قولاً یا فعلاً ناقص و نامکمّل کہنا بھی قرآنِ کریم کی اس آیت کی صریح خلاف ورزی و نافرمانی ہے ۔

تکمیلِ دین اور اِتمامِ نعمت کا اعلانِ الٰہی ہوچکنے کے بعد اب اگر کوئی شخص کسی ایسے کام کو اپناتا ہے، اور دوسروں کو بھی اس کے اپنانے کی ترغیب دیتا ہے جو قرآن وسنّت سے ثابت نہ ہو تو ایسا شخص ظاہر ہے کہ ''شریعت ساز'' کہلائے گا۔ اور ایسا کام ''ایجادِ بندہ'' شمار ہوگا، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کی تکمیل فرماچکا ہے تو آج کوئی نئی چیز دین میں داخل کرنا نہ صرف دخل در معقولات بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اس بدظنّی کے اظہار کے مترادف ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین ابھی مکمّل نہیں ہوا، بلکہ اس میں تو ابھی بھی فلاں فلاں امور یا اعمال کے اندراج کی کمی باقی ہے، یا پھر یہ کہ نبی ﷺ نے ہمیں پورا دین نہیں پہنچایا، اور تبلیغِ رسالت میں کوتاہی برتی ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ

امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب ''الاعتصام'' میں امام مالکؒ کا قول یوں نقل کیا ہے :

(مَنْ أَحْدَثَ فِيْ ھٰذِہِ الْأُمَّةِ شَیْئاً لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ سَلَفُھَا فَقَدْ زَعِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَانَ الدِّیْنَ، لِأَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ﴿اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ فَمَا لَمْ یَکُنْ یَوْمَئِذٍ دِیْناً لَا یَکُوْنُ الْیَوْمَ دِیْناً)

''جس شخص نے اس امت میں کوئی [ایسی] چیز ایجاد کی جس پر اس [امّت] کے سلف نہیں تھے، اُس نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دین [کی تبلیغ] میں خیانت کی [نعوذ باللہ] کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ''میں نے آج

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیئے تمہارا دین مکمّل کر دیا ہے''، پس جو چیز اُس دن دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں ہوسکتی''۔(۱)

اس طرح گویا اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی تکذیب کا ارتکاب کیا ہے، جو کہ جرمِ عظیم ہے۔

جرمِ شریعت سازی اور دینی ایجادات کے سلسلہ میں ہماری یہ بات کوئی مفروضہ ہے، نہ کسی شاعر کے تخیّل کی بلند پروازی کا نتیجہ، بلکہ یہ ایک امرِ واقع ہے کہ ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں، جنہیں ہم ''شریعت ساز'' کہہ رہے ہیں۔ اور ایسے افعال کی فہرست بھی خاصی طویل ہے، جنہیں ''ایجادِ بندہ'' کہا جاسکتا ہے۔ اور شریعت سازی کی یہ دینی ایجادات بعض حدود و قیود کو چھوڑ کر اپنی شکل وصورت اور طریقہ و ہیئتِ کذائی کے اعتبار سے ایسے خوبصورت اسلامی رنگ میں پیش کی جاتی ہیں کہ شرعی امور اور ان ایجادات میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے، حتیٰ کہ ناخواندہ خواتین وحضرات اور معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی اس دامِ ہمرنگِ زمین میں بآسانی گرفتار ہوجاتے ہیں، کیونکہ انہیں سنّت وثواب کے حوالہ سے جب ان امور کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ جھانسے میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ان خودساختہ اعمال پر شرعی اعمال کا دھوکہ ہوجاتا ہے، مگر درحقیقت اُن اختراعات کو اسلام، شریعت، عباداتِ مسنونہ اور اعمالِ صالحہ سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ محض ایجادِ نوا اور صریح دھوکہ ہی ہوتے ہیں، جنہیں آپ ذرا مہذّب انداز سے ''حسین دھوکہ'' کہہ سکتے ہیں۔

ایسے افعال کو ہی شرعی و فقہی اصطلاح میں ''بدعات'' کہا جاتا ہے، جن کی مذمّت بکثرت

۱) تحقیق البدع والنھی عنھا، محمد بن وضاح القرطبی ص:۴۰، الاعتصام شاطبی ۱/۴۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں وارد ہوئی ہے،صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا عمل ایجاد کیا، جو درحقیقت اس دین میں سے نہیں تو وہ عمل مردود ہے''۔(۲)

مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں :

[مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ] (۳)

''جس شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، تو وہ مردود و نا مقبول ہے''۔

نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی خطبہ ارشاد فرماتے تو ایسی ایجاداتِ دینیہ کی سخت مذمّت فرمایا کرتے تھے۔اور خلفاءِ راشدین و عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،تابعین، تبع تابعین، آئمہ دین رحمہم اللہ اور علماءِ امّت آج تک خطباتِ جمعہ اور وعظ و تبلیغ کی مجلسوں میں اس خطبۂ مسنونہ کو دہراتے آرہے ہیں، جو صحیح مسلم ، سننِ اربعہ ، مسندِ احمد ، بیہقی ، دارمی اور مستدرک حاکم میں مذکور ہے، جس میں ارشادِ نبوی ﷺ کے یہ الفاظ بھی ہیں :

[وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُها ، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ]

''اور بدترین افعال ،نئی نئی ایجادات ہیں ، اور ہر ایسی چیز بدعت ، اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

---

۲) بخاری مع الفتح۵/۲۲۱،مسلم:۱۸/۱۷،مسند احمد۶/۲۷۰ ۔

۳) مختصر مسلم للمنذری بتحقیق البانی،حدیث:۱۲۳۷ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سنن نسائی و ابن خزیمہ میں یہ الفاظ بھی ہیں :

[وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ] ''اور ہر گمراہی کا انجام جہنّم ہے''۔(۴)

اس حدیث کے الفاظ [كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ] ''ہر بدعت گمراہی ہے''۔سے معلوم ہوا کہ بدعتِ حسنہ اور سیئہ والی تقسیم صحیح نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر بدعت ہی گمراہی ہے. اور جب ہر بدعت ہی گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے تو پھر کوئی بدعت حسنہ کیسے ہوسکتی ہے؟ جبکہ سنّتِ رسول ﷺ کو اپنانے اور بدعات سے بچنے کے بارے میں ابو داؤد و ترمذی ، ابن ماجہ و مسند احمد اور صحیح ابن حبان و سنن دارمی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَىٰ اِخْتِلَافاً كَثِيراً، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ،عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ،وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ]

''تم میں سے جو شخص زندہ رہا، وہ بہت اختلاف دیکھے گا،[ایسے میں]تم پر میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم ہے، اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہو،اور خبردار! دین میں پیدا کیئے جانے والے نئے اُمور سے بچ کر رہنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔(۵)

یہ الفاظ آپ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائے ،جس کی منظر کشی کرتے ہوئے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

[وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ، وَجِلَتْ مِنهَا الْقُلُوبُ ،

۴)تفصیل کے لیئے دیکھیئے :صحیح نسائی حدیث:۱۴۸۷،مشکوٰۃ بتحقیق الالبانی ۵۱/۱ ۔

۵)ابو داؤد:۴۶۰۷،ترمذی:۲۶۳۸، ابن ماجہ:۴۲، ابن حبان :۱۰۲،دارمی ۴۴/۱۔۴۵، مسند احمد ۱۲۶/۴۔۱۲۷،شرح السنۃ بغوی ۲۰۵/۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا]

''ہمیں نبی ﷺ نے ایسا بلیغ وعظ فرمایا، کہ جس سے ہمارے دل دہل گئے ،اور آنکھیں برس اٹھیں، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یوں لگتا ہے جیسے یہ کسی الوداع کرنے والے کا وعظ ہو، آپ ہمیں وصیّت فرمائیں''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا :

[أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، وَإِنْ تُأُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ]

''میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے اور امیر کی سمع و اطاعت کی وصیّت کرتا ہوں، چاہے تم پر کوئی غلام ہی امیر کیوں نہ بنا دیا جائے''۔

اس سے آگے آپ ﷺ نے وہ وصیّت فرمائی جس میں بدعات سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔

ہم احادیثِ رسول ﷺ پڑھتے سنتے بھی رہتے ہیں، مگر معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ ہمارے کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ اور نبوی پیمانوں کو چھوڑ کر اپنے ہی پیمانوں سے جسے چاہتے ہیں، کارِثواب قرار دے کر اپنا لیتے ہیں ۔

اپنے دنیاوی امور میں تو کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ہم ہزار بار سوچتے ہیں، دس روپے کی کوئی چیز خریدنا چاہیں تو سارا بازار چھان مارتے ہیں، اور جہاں سے سستی اور اچھی کوالٹی کی چیز ملے، وہاں سے لیتے ہیں۔ تو کیا ہمارا دین اتنا ہی بے دام اور سستا سَودا ہے کہ اسکے اُمور میں ہم اصلی و نقلی کے بارے میں سوچنا، قرآن وسنّت کی دلیل طلب کرنا یا بالفاظِ دیگران کی کوالٹی کا جاننا اور پوچھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فکرِ دین کی توفیق سے نوازے ۔ آمین ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالِ نَو مُبارک

نئے اسلامی سال کا آغاز ہوتو عرب وعجم، پُورب وپچھّم ، یورپ وامریکہ، ایشیا وافریقہ، اوراِس عالمِ رنگ وبومیں جہاں کہیں بھی مسلمان آبادہوں،انہیں حقیقی معنوں میں ہجری سالِ نو کے آغاز پرہی خوشی ہوتی ہے۔کیونکہ تاریخِ اسلام کا تمام تر سرمایہ اِنہیں قمری مہینوں اورہجری تاریخ سےہی وابستہ ہے ۔

ارکانِ اسلام، حج وروزہ کا حساب اسی اسلامی کیلنڈر سے کیا جاتا ہے۔اورعیدوقربانی جیسے شعائرِ اسلام کا تعلّق بھی اسی اِسلامی تقویم کے ساتھ ہے،مگر یہ ایک امرِ واقع ہے کہ آج کا مسلمان اپنے ماضی کی شاندار روایات کونظر انداز کرتا، بلکہ بھولتا جارہا ہے،اوراپنے نمایاں اسلامی تشخّص کوقائم رکھنے میں ناکام ہورہا ہے ۔اوراس کی ایک چھوٹی سی مگرواضح جھلک ہمارے اس رویّے میں موجود ہے کہ آج ہمارے سرکاری وغیرسرکاری دفاتر اورنجی وپبلک اداروں میں انگلش کیلنڈر کا استعمال اس قدر عام ہے کہ لوگ اپنی اصلی تاریخ سے ناآشنا ہورہے ہیں۔آپ کبھی سَروے کرکے دیکھیں توشائددس فیصد(10%)مسلمان بھی ایسے نہ ملیں جنھیں روزِرواں کی ہجری تاریخ کا پتہ تو درکنار،ہجری سال کے بارہ مہینوں کے نام ہی آتے ہوں۔یہ کتنا بڑاالمیہ ہےاوراس سے بڑھ کر ہمارے اجتماعی کردار کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انگلش کیلنڈر کے پہلے مہینے کا آغاز ہوتو ہم ’’ہپی نیوایر‘‘ کہتے ہوئے ایک دوسرے کو ملتے ہیں۔گریٹنگ کارڈز تقسیم کیۓ جاتے ہیں،تقریبات کا انعقادہوتاہے۔عرب اخوان بھی[كُلَّ عَامٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ ۔یا۔ كُلَّ سَنَةٍ وَأَنْتَ طَيِّبٌ] کی کئی دن تک رَٹ لگائے رکھتے ہیں،اور[رَأْسُ السَّنَةِ]یانیوایر کے عنوان سے خالص انگلش طرز کی محفلیں جمتی ہیں۔اوران غیراخلاقی وغیراسلامی محفلوں کی تشہیر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے لیئے بعض مسلم ممالک کے بڑے ہوٹلوں کی طرف سے روزنامہ اخبارات میں عُریانی بردوش اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔

لیکن اس کے برعکس جب ہمارا اپنا اسلامی سال شروع ہوتا ہے تو ''سالِ نو مبارک'' یا ''ہیپی نیوایئر'' کہنا تو کجا، یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہمارا اپنا سال شروع ہو چکا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس دن کی سرکاری چھٹی اور تاریخ کے ایک المناک سانحہ وحادثہ [شہادتِ حضرت حسین رضی اللہ عنہ] کی وجہ سے صرف اتنا معلوم ہو جاتا ہے کہ محرّم شروع ہو گیا ہے ۔

اگر بالفرض اس اجتماعی فقدانِ شعور کو نظر انداز ہی کر دیا جائے تو پھر غور طلب پہلو یہ آتا ہے کہ امّتِ مسلمہ کو اس قسم کی محفلیں منعقد کرنے، شراب و شباب سے کھیلنے اور طاؤس و رباب میں مست ہونے کا بھلا کیا حق پہنچتا ہے؟ جبکہ ہمارا قبلۂ اوّل بیت المقدس یہودیوں کے قبضے میں ہے، اور وہ آئے دن مسجدِ اقصیٰ کے تقدّس کو پامال کرنے اور اسے گرانے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ بڑی غیر مسلم حکومتوں کی شعبدہ بازیوں کی وجہ سے مسئلۂ فلسطین ایک عقدۂ لاینحل بن چکا ہے، اور ہزاروں فلسطینی خاندان کھلے آسمان کی چھت کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، بعض کی کیمپوں میں بسر ہو رہی ہے اور کچھ دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور اور حالات کے رحم و کرم پر نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔

ہماری یہ بے ہنگم چیخ چنگاڑ یا خوشیاں کس طرح برمحل ہو سکتی ہیں، جبکہ ہمارے ایک برادر مسلم ملک افغانستان میں کافر حکومتیں بے سروسامان افغان سرفروشوں کے ساتھ آگ اور خون کی ہولی کھیل رہی ہیں۔ اور اِن لوگوں کو سوتے دنوں اور جاگتی راتوں میں یہ رنگ رلیاں منانا کس طرح زیب دیتا ہے جن کے اپنے برادر اسلامی ملکوں فلسطین و افغانستان اور کشمیر وغیرہ میں لاکھوں بچّے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفقتِ پدری کو ترس رہے ہیں۔ لاکھوں بیوائیں سسکیوں اور آہوں سے دوچار اور نالہ وشیون سے ہمکنار ہیں ۔

اگر اس سب کچھ کے باوجود بھی ہم خوشیاں منانے میں حق بجانب ہیں ،تو پھر کم از کم ان خوشیوں کو بداخلاقی اور فحاشی کے دائرے سے نکال کر اپنے اسلامی تشخّص کو بحال رکھتے ہوئے عین اسلامی تہواروں کے انداز سے منائیں تاکہ روزِ محشر کہیں مشابہتِ کفّار کے جرم میں تو نہ دھر لیئے جائیں۔

اسلامی سالِ نو کے آغاز پر صحیح طرزِ عمل :

اسلامی سالِ نو کا آغاز تو بڑے ہی مہذّب و مقدّس انداز سے ہونا چاہیئے ، کیونکہ اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ بڑی فضیلت و عظمت والا ہے ، چنانچہ نبیٔ اکرم ﷺ نے ماہِ محرّم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے اسے "شهرُ الله" یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے ۔(۶)

خود اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو حُرمت والا مہینہ کہا ہے ،جیسا کہ سورۂ توبہ میں ارشادِ ربّانی ہے :

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ☆﴾(۷)

"جس دن سے اللہ تعالیٰ نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں ،تبھی سے اللہ کی کتاب میں مہینوں کی کُل تعداد بارہ ہے ، اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں"۔

نبی ﷺ کی تعیین کے مطابق اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ محرّم انہی چار حرمت والے مہینوں

۶)مختصر صحیح مسلم للمنذری بتحقیق البانی:۱۶۰،ابن ماجہ:۱۷۴۲،مشکوٰۃ بتحقیق البانی:۲۰۳۹

۷) سورۃ التوبہ،آیت:۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک ہے، جبکہ دوسرے تین مہینے رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔(۸)

ہلالِ محرّم اور سالِ نو کے پیغامات :

اسلامی سالِ نو کے ہلالِ محرّم کا طلوع ہونا اپنے ساتھ کئی پیغامات لاتا ہے :

① سب سے پہلے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عمر کا ایک اور سال مکمّل کر دیا ہے، یا بالفاظِ دیگر تمہاری کُل عمر میں سے ایک سال اور کم ہو گیا ہے۔ اس لیئے ہمیں شاداں و فرحاں ہونے کے ساتھ فکر مند بھی ہونا چاہیئے کہ ہماری عمر کا بیلنس کم ہو رہا ہے۔ اور سالِ نو کے آغاز کے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے یہ دعائیں مانگنا چاہیئے کہ:

اے اللہ! اس نئے سال کو ہمارے لیئے انفرادی و اجتماعی مسرّتوں اور قومی و ملّی خوشیوں کا پیامبر بنا دے ۔ اے اللہ! ہمارے الجھے ہوئے پیچیدہ انفرادی، جماعتی اور ملکی و عالمی مسائل کو سلجھا دے۔ اے اللہ! ہمیں صحت و عافیّت اور جانی و مالی خوشی عطاء فرما۔ اے اللہ! اس نئے سال میں ہمیں سالِ ماضی کی نسبت کارِ خیر اور نیکی و تقویٰ کی زیادہ توفیق سے نواز۔ اے اللہ! ہمارے جو بھائی فلسطین، افغانستان، انڈیا، کشمیر، بلغاریہ، اریٹریا، فلپائن، چین، روس اور کسی بھی جگہ، سروں پر کفن باندھے جان بکف ہو کر عقیدۂ توحید و ختمِ نبوّت، شعائرِ اسلام اور مقامات و مشاعرِ مقدّسہ کے تحفّظ کے لیئے برسرِ پیکار ہیں، انہیں فتح و نصرت سے سرفراز کر اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو ۔ آمین

سالِ نو کے آغاز پر محاسبۂ نفس :

② اسلامی سالِ نو کے آغاز پر ذکرِ الٰہی کی کثرت کے ساتھ ساتھ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی ہمّت و فکر کے مطابق اپنے سالِ ماضی کا بھرپور جائزہ لے کہ اس نے ارکانِ اسلام اور اللہ و رسول ﷺ

۸) تفسیر ابن کثیر ۳/۳۹۴ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے احکام میں کہاں کہاں کوتاہی کی ہے؟ اور کن کن نیک کاموں میں حصّہ لیا ہے۔ اس طرح اپنے ماضی کے آئینہ میں جھانک کر مستقبل کے لیئے بہترین پروگرام مرتّب کرے، اور تجدیدِ عہد کرے کہ آج سے ہی سابقہ تمام کوتاہیوں کا یکے بعد دیگرے ازالہ کرتا جاؤں گا، اور اعمالِ خیر میں بیش از پیش حصّہ لوں گا ۔

③ اللہ والے تو ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں کہ آج ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ اور عام دنیاداری اصول بھی ہے کہ ہر تاجر اور کاروباری آدمی اپنی آمد و خرچ اور پرافٹ کے روزانہ و ماہانہ حساب کے ساتھ ساتھ سالانہ حساب کر کے کلوز اَپ کرتا ہے۔ اس مالی حساب کتاب کی طرح ہی ہمیں اپنے نفس کا حساب بھی کرنا چاہیئے کہ اس نے نیکیاں کر کے کیا کمایا، اور برائیوں میں پڑ کر کیا گنوایا ہے؛ اور جس طرح تجارتی و مالی امور میں ہر نئے سال کا بجٹ تیار کیا جاتا ہے، اُسی طرح ہی سالِ نو کے آغاز پر ہمیں اپنا روحانی و عملی بجٹ بھی تیار کرنا چاہیئے ۔

سالِ نو کے آغاز پر روزے :

④ ماہِ محرّم کے ساتھ ہی ہم چونکہ اپنی عمرِ عزیز کے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں اس نئے سال کا پُر جوش اور بھرپور استقبال کرنا چاہیئے۔ اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سالِ نو کا افتتاح روزے رکھ کر کیا جائے جو شکرانِ نعمت بھی ہوں گے اور مسنون طریقہ بھی یہی ہے۔ اور خاص طور پر ماہِ محرّم کے روزوں کے بارے میں صحیح مسلم اور سننِ اربعہ میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا :

[أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ ؟]

”رمضان المبارک کے روزوں کے بعد افضل روزے کون سے ہیں ؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا :

[شَهْرُاللّٰهِ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ]

’’اللہ کے اس مہینے کے روزے جسے تم محرّم کہتے ہو‘‘۔(۹)

اگر زیادہ نہ ہوسکیں تو کم از کم ایّامِ محرّم کے سرتاج دن’’یومِ عاشوراء‘‘ کا روزہ تو ضرور ہی رکھنا چاہیئے ، کیونکہ اس کی فضیلت کے بارے میں صحیح مسلم،ترمذی ، ابنِ ماجہ اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[أَحْتَسِبُ عَلٰى اللّٰهِ أَنْ يُّكَفِّرَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ]

’’میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یومِ عاشوراء کا روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفّارہ ہوگا‘‘۔(۱۰)

بخاری و مسلم،ابو داؤد و نسائی اورابنِ ماجہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا تو پوچھا :

[مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ ؟]

’’تم لوگ جس دن کا روزہ رکھتے ہو یہ کیا ہے ؟‘‘

تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ مبارک دن ہے،جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو ان کے دشمن [فرعون اور اس کے لشکر] سے نجات دلائی تھی ۔اس پر بطورِ شکرانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا،لہٰذا ہم بھی روزہ رکھتے ہیں،تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

[فَنَحْنُ أَحَقُّ وَ أَوْلىٰ بِمُوْسىٰ]

۹)مسلم مع نووی ۴/۸/۵۵،صحیح ابی داؤد:۲۱۲۲،صحیح الترمذی ۳۶۰:، صحیح النسائی:۵۲۲،ابن ماجہ : ۱۷۴۲، صحیح الجامع:۱۱۱۶۔ ۱۰)مسلم مع نووی ۴/۸/۴۹۔۵۰،صحیح الترمذی ۶۰۰:،ابن ماجہ :۱۷۳۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''حضرت موسیٰ علیہ السلام پر [بحیثیت نبی] میرا حق تم سے زیادہ ہے''۔(۱۱)

پھر آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

لیکن یہودیوں کے روزہ کی مشابہت دور کرنے کے لئے یومِ عاشوراء سے ایک دن پہلے ایک روزہ رکھنا مسنون ہے، کیونکہ صحیح مسلم ،ابو داؤد اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[لَئِنْ عِشْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ]

''اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں نومحرّم کا روزہ بھی ضرور رکھوں گا''(۱۲)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے :

[فَلَمْ یَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰی تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ]

''مگر اگلا سال آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ وفات پا گئے ''۔(۱۳)

بہرحال آپ ﷺ نے خواہش فرمائی تھی لہٰذا یہ امر مسنون ہے، جبکہ مصنّف عبد الرزاق اور بیہقی میں بسندِ صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بایں الفاظ موجود ہے :

[صُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَوَ خَالِفُوْا الْیَهُوْدَ]

''نو اور دس [محرّم] کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو''۔(۱۴)

ان احادیث کا مجموعی مفاد یہ ہے کہ دس محرّم کے ساتھ نو محرّم کا روزہ رکھنا مسنون ہے۔اور مسند احمد و بیہقی میں بسندِ ضعیف مروی ہے کہ یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور یہود [کے

---

۱۱) بخاری :۲۰۰۴، مسلم مع نووی ۹/۸/۴،صحیح ابی داؤد :۲۱۲۵،و ابن ماجہ:۱۷۳۴،ابو داؤد :۲۴۴۴ ۔

۱۲) صحیح مسلم۱/۷۹۸، صحیح ابی داؤد:۲۱۳۶،مسند احمد ،مشکوٰۃ بتحقیق الالبانی:۲۰۴۱۔

۱۳) صحیح مسلم مع شرحہ للنووی جزء ۱۲/۸،و ابو داؤد :۲۴۴۵ ۔

۱۴) مصنف عبدالرزاق:۷۸۳۹،البیهقی۲۸۷/۴ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقہ] کی مخالفت کرواور وہ اس طرح کہ :(صُومُوا قَبلَهُ يَوماً وَبَعدَهُ يَوماً) ''اس[دس محرم] سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ رکھ لیا کرو''۔(۱۵)

غرض یہ روایت تو ضعیف ہے ،البتہ صحیح احادیث کی رو سے صرف دس محرّم کے روزے کا ثواب گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفّارہ ہے اور ساتھ ہی نو محرّم کا روزہ بھی رکھ لینا چاہیئے ۔

یہاں دو باتیں نہایت قابلِ توجّہ ہیں :

پہلی بات :

اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی (آیت:۳۶) میں فرمایا ہے:

''جب سے اُس نے زمین و آسمان بنائے ہیں، تبھی سے اس کی کتاب میں مہینوں کی کل تعداد بارہ ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں''۔

اور نبی ﷺ کی تعیین کے مطابق متّفقہ طور پر محرّم بھی ان چار مہینوں میں سے ایک ہے، اور صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں مذکور ہے کہ یومِ عاشوراء کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کو اس وقت کے ظالم حکمران فرعون اور اس کے لشکر سے نجات دلائی تھی، جس کے شکرانے کے طور پر انہوں نے روزہ رکھا۔اس سے معلوم ہوا کہ ماہِ محرّم یا یومِ عاشوراء نواسۂ رسول ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعارف نہیں ہوئے ، بلکہ ماہِ محرّم تخلیق کائنات کے دن سے اور یومِ عاشوراء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے ہی حرمت والے اور معروف ہیں ۔

دوسری بات:

دوسری قابلِ توجّہ بات یہ ہے کہ یومِ عاشورا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا، یہود روزہ

---

۱۵)الفتح الربانی۱۰/۱۸۵ ،ضعیف الجامع:۳۵۰۸۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتے رہے۔ نبی ﷺ نے اس روزے کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ خود بھی اس دن کا روزہ رکھ کر اسے مسنون ہونے کا درجہ دیا، اور اپنی امّت کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ۔

اب اگر اسی دن روزہ رکھنے کی بجائے سبیلیں لگائی جائیں، دودھ، شربت اور ٹھنڈا پانی، خود بھی کھلے عام پیا جائے، اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلاتے ہوئے مفت پلایا جائے، تو اس فعل کی کون سی عقلی توجیہہ ہوسکتی ہے؟ کیا یہ صحیح بخاری و مسلم میں یومِ عاشوراء کے روزے کی ثابت شدہ سنّتِ رسول ﷺ کی صریح نافرمانی اور کھلی خلاف ورزی نہیں ؟

⑤ یادگارِ ہجرتِ نبوی ﷺ یا مغرب کی نقّالی :

یومِ بعثت اور خصوصاً سورۃ الشعراء کی آیت :

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾

’’اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں‘‘ ۔(۱۶)

اور سورۂ حجر کی آیت : ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾

’’پس جو حکم آپ (ﷺ) کو ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنا دیں‘‘(۱۷)

کے نزول سے لے کر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو توحید و رسالت کی دعوت جاری رکھی اور جب زمانۂ نبوّت کے تیرہ سال مکمّل ہوگئے تو نبی ﷺ نے مکّہ مکرّمہ کو خیر باد کہا، اور مدینہ منوّرہ کو ہجرت فرمائی ۔

ہم یہاں ہجرتِ نبوی ﷺ سے متعلقہ مسائل مثلاً:

راہِ ہجرت میں پیش آنے والے معجزات، آپ ﷺ کا وصول قباء، تعمیرِ مسجدِ قباء، اسلامی مؤاخاۃ یا انصار و مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم میں رشتۂ اخوّت کا قیام، غیر مسلم اقوام کے ساتھ نبی ﷺ

---

۱۶) سورۃ الشعراء، آیت: ۲۱۴ ۔ ۱۷) سورۃ الحجر، آیت: ۹۴ ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے معاہدے، دفاع و مقابلہ اور جہاد کے لیئے فنونِ حرب کی تعلیم اور ہجری کیلنڈر کی تاریخ وغیرہ امور کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ البتہ یکم جنوری کو چونکہ عیسوی سالِ نو کا آغاز ہوتا ہے، لہٰذا ہم صرف اتنی سی بات کا اعادہ کیئے دیتے ہیں کہ وہ عیسوی کیلنڈر کا سالِ نو ہے، نہ کہ اسلامی یا ہجری تقویم کا، اس لیئے جنوری کے آغاز میں مسلمانوں کا گریٹنگ کارڈز تقسیم کرنا، ایک دوسرے کو ''ہیپی نیوایر'' یا سالِ نو مبارک کہنا اور جنوری کے آغاز میں رنگا رنگ پروگرام ترتیب دینا، اپنے اسلامی تشخّص کو مجروح کرنے کے مترادف ہے اور سراسر تہذیبِ مغرب کی نقّالی ہے اور دانستہ یا نادانستہ ان امور پر عمل پیرا ہونا، اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ مسلم معاشرے کے ایسے افراد جن میں اسلامی شعور کا فقدان ہو چکا ہے، انہیں اپنے یا پرائے کا فرق یاد ہی نہیں رہا۔

یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ سعودی عرب وغیرہ بعض ممالک کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں یکم جنوری سے کئی ہفتے قبل ہی اخبارات و رسائل میں نیم عریاں تصویروں سے مزیّن اشتہارات شائع ہونے شروع ہو جاتے ہیں، جن میں درہم و دینار کے غلام اور دولت کے پرستار، لچّر و گھٹیا اور اخلاق باختہ و حیا سوز میوزیکل اور ڈانسنگ پروگراموں کی باقاعدہ تشہیر کرواتے ہیں۔ کسی نے اسی کے بارے میں کیا خوب کہا ہے: ع

چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

(چور کتنا دلیر ہے کہ اپنے ہاتھ میں چراغ لایا ہوا ہے)

ہمارا تاریخی اثاثہ کیا ہے؟ اسلامک کلچر اور ہماری تہذیب و ثقافت کیا ہے؟ انہیں کچھ بھی یاد نہیں، مغرب پرستوں کی نقّالی میں ہمارے لوگ اس طرح بھگٹٹ بھاگے چلے جا رہے ہیں کہ جن لوگوں کو اسلامی تہذیب کے علمبردار اور مسلم ثقافت کے دعوے دار ہونے کا زعم ہے، ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی بعض ایسے حضرات ہیں کہ روشن خیالی کے زعم میں فرنگی تہذیب کی رَو میں بہتے ہوئے اِسے نہ صرف اپنائے جارہے ہیں بلکہ اس کے جواز میں دلائل پیدا کرنے کی ناکام کوشش بھی کیئے جارہے ہیں۔

وہ کون کون سے امور یا افعال ہیں جو دراصل تو غیر مسلم تہذیب کے شاخسانے ہیں، مگر مسلمان بھی ان پر پروانہ وار عمل پیرا ہوئے جارہے ہیں؟ اُن امور کی فہرست قدرے طویل ہے، اور ہم نے یہاں صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ ہمارا اسلامی سال اور ہجری کیلنڈر یکم جنوری سے نہیں بلکہ یکم محرّم سے شروع ہوتا ہے، ہمیں اپنا قبلہ صحیح کرلینا چاہیئے، اوّل تو کوئی ضرورت ہی نہیں لیکن اگر ضرور ہی گریٹنگ کارڈز تقسیم کرنے ہیں، ہیپی نیوایر یا سال نو مبارک کہنا ہے تو یہ مشغلہ یکم جنوری کی بجائے یکم محرّم کو شروع کرنا چاہیئے۔ اور تمام اسلامی ملکوں میں حکومتی سطح سے لے کر نجی کاروباری اداروں تک کو چاہیئے کہ وہ ہجری کیلنڈر کو رواج دیں، حتیٰ کہ غیر مسلم ممالک میں کاروبار کرنے والی مسلم تُجّار کی کمپنیوں اور فرموں کے لیئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اسلامک آئیڈنٹی (تشخّص) کو متعارف کروانے کے لیئے اسلامک کیلنڈر چھاپیں، اور وہی اپنے گھروں اور دفتروں میں استعمال کریں، کیونکہ یہ بھی احیائے ثقافت اور اس کی ترویج واشاعت کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، اور اس سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ عریانی کو کافی حد تک لگام دی جاسکے گی، کیونکہ بعض پرائیویٹ اداروں کے ایڈورٹائزنگ کیلنڈر اتنی فحش اور عریاں تصویروں پر مبنی ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔

ہجری حساب سے آغاز کے سِلسلہ میں سعودی حکومت کی تقویم ام القریٰ تو معروف ہے۔ اِسی طرح حکومتِ متحدہ عرب امارات کا یہ اقدام انتہائی لائقِ تحسین وستائش ہے کہ اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے سابقہ رویّہ کو ترک کر کے گزشتہ چند سالوں سے سرکاری کیلنڈر کا آغاز ہجری تقویم کے حساب سے یکم محرّم سے کر دیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ بقیّہ مسلم حکومتوں اور مسلم کاروباری حضرات کو بھی اسلامی تاریخ کو ایک نیا سنہری موڑ دینے والے اس واقعۂ ہجرتِ نبوی ﷺ کی یاد تازہ کرانے میں اپنا رول ادا کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین ثُمّ آمین ۔

⑥ مقامِ صحابیّت وشانِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور سبّ وشتم پر وعیدِ شدید :

جس واقعۂ ہجرت نے تاریخِ اسلام کا دھارا موڑ کر رکھ دیا، اس موقعہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا کیا قربانیاں دیں ؟ اُن کی تفصیلات بڑی ہی ایمان افروز ہیں، مگر کس کس کا کیا کیا واقعہ ذکر کریں، اُن انسانی شکل فرشتوں نے جب ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھ لیا تو پھر اپنی دولت و جائیداد اور احباب و اولاد تو کیا، اپنی جانیں بھی نبی ﷺ کے قدموں پر نچھاور کر دیں، وہ آپ ﷺ کے اشارۂ ابرو پر اپنا سب کچھ لٹانے پر تیار ہو جاتے تھے، وہ اپنی اُنہی قربانیوں، یادِ الٰہی میں شب بیداریوں اور اتباع وحبِّ رسول ﷺ کی بدولت ہی بلند درجات پر فائز ہوئے ۔

ہم یہاں مجموعی طور پر ''مقامِ صحابیّت اور شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم'' کے بارے میں کچھ آیات اور چند احادیثِ رسول ﷺ پیش کرنے پر ہی اکتفاء کر رہے ہیں، چنانچہ ہر وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کا دیدار کیا اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ بھی ہوا، ایسے سعادتمند انسان کو ''صحابی'' کہا جاتا ہے۔ یہ شرفِ صحابیّت اتنا بلند مقام ہے کہ قرآن وسنّت میں اس کی بہت ہی فضیلت بیان ہوئی ہے، سورۂ توبہ میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(۱۸)

''مہاجرین وانصار [صحابہ رضی اللہ عنہم] میں سے سب سے پہلے [اسلام کی طرف] سبقت حاصل کرنے والے، اور وہ لوگ جو خلوص کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا، اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے، اور [اللہ تعالیٰ نے] ان کے لیے ایسی جنّتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی، اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہ ایک عظیم کامیابی ہے''۔

اور سورۃ الفتح کا کثیر حصّہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہے، بِسْمِ اللّٰه ...کے بعد پہلی اور دوسری آیت میں نبی ﷺ کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيْناً ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً ۝﴾(۱۹)

''ہم نے آپ کو فتحِ مبین عطاء فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے تمام گناہوں کو بخش دے، اور آپ پر اپنی نعمت کو مکمّل کردے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت سے نوازے''۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ پر اس آیت کا نزول ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا :

''آج رات مجھ پر وہ آیت نازل ہوئی ہے جو میرے لیے رُوئے زمین کی تمام دولت سے بھی زیادہ محبوب وعزیز ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

۱۸) سورۂ توبہ، آیہ: ۱۰۰ ۔ ۱۹) سورۃ الفتح، آیت: ۱۔۲ ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ذَنۡبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴾ پڑھ کر سنائی، تو آپ ﷺ کو انہوں نے مبارکیں دیں، اور ساتھ ہی پوچھا کہ یہ تو آپ ﷺ کے لیئے ہے، ہمارے لیئے کیا ہے؟ تب اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح کی آیت: ۵ نازل کر کے فرمایا :

﴿ لِيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡأَنۡهَارُ خَالِدِيۡنَ فِيۡهَا وَيُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّئَاتِهِمۡ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزاً عَظِيۡماً ☆ ﴾(۲۰)

”تا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور اُن کے گناہوں کو ختم کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم کامیابی ہے“

ذوالقعدہ ۶ھ میں مقامِ حدیبیہ پر یہ خبر مشہور ہوگئی کہ قریشِ مکّہ نے نبی ﷺ کے قاصد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے، تو ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے نبی ﷺ نے اپنے ساتھ آنے والے چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت (رضوان) لی، اُس بیعت میں شرکت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت: ۱۸ میں فرمایا :

﴿ لَقَدۡ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ ...الخ ﴾

”اللہ تعالیٰ ان ایمان والے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے راضی ہوگیا جو (ببول کے) درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے“۔(۲۱)

---

۲۰) سورۃ الفتح، آیت:۵۔

۲۱) سورۃ الفتح، آیت:۱۸ مکمّل اور آیت ۱۹۔۲۰ میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کا ذکرِ جمیل ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اوراسی بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں صحیح مسلم ،ابو داؤد ، ترمذی اورمسند احمدمیں ارشادِنبوی ﷺ ہے :

[لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ]

''اُن صحابہ میں سے کوئی ایک شخص بھی نارِ جہنّم میں [ہرگز] داخل نہ ہوگا ، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی''۔(۲۲)

سورۃ الفتح کی آخری آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشادِ ربّانی ہے :

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْراً عَظِيماً☆﴾(۲۳)

''اللہ کے رسول محمد (ﷺ) اور آپ کے صحابہ کفار کے لئے سخت اور آپس میں بڑے نرم ومہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کی حالت میں دیکھتے ہیں، جس کے ذریعے وہ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں، [سجدوں کی] نشانیاں ان کے چہروں پر ہیں۔ان کے اوصاف تورات وانجیل میں مذکور ہیں، ان کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جس نے پہلے انگوری نکالی، پھر مضبوط ہوئی

۲۲)مسلم ۵۸/۱۶/۸،صحیح ابی داؤد:۳۸۸۹،صحیح الترمذی:۳۰۳۳، الفتح الربّانی ۱۰۸/۲۱،سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ:۲۱۶۰ ۔ ۲۳) سورۃ الفتح، آیت:۲۹ ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی بالیوں پر سیدھی کھڑی ہوگئی جو کسانوں کو تو بھلی لگتی ہے، مگر کفّار اس کی وجہ سے جلتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے"۔

اگر صرف انہی آیات پر غور کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ اتنے بلند مرتبہ اور سعادتمند اولیاء اللہ، صحابۂ رسول ﷺ کے ساتھ بغض و کینہ رکھنا، انہیں برا بھلا کہنا اور لعن طعن کرنا کتنا برا فعل ہے [یہ کم از کم کسی مسلمان سے تو نہیں ہوسکتا]، جبکہ مزید برآں صحیح بخاری شریف کی ایک حدیثِ قدسی میں ارشادِ الٰہی ہے :

[مَنْ عَادىٰ لِي وَلِيّاً فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ] [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعاً]

"جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے لیئے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے"۔(۲۴)

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑا ولی کون ہوسکتا ہے ؟

صحیح بخاری و مسلم شریف میں ایک ارشادِ نبوی ﷺ یوں ہے :

[لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْأَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَباً مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ]

"میرے صحابہ کو گالیاں مت دو، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی راہِ للہ خرچ کردے تو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ایک مٹھی دانے صدقہ کرنے، بلکہ اس

۲۴) صحیح بخاری حدیث: ۶۵۰۲ کتاب الرقاق، باب التواضع ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے آدھے ثواب کو بھی نہیں پہنچ سکتا''۔(۲۵)

طبرانی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ]

''جس [شخص] نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں دیں، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو''۔(۲۶)

ایک اور حدیث میں ہے :

[مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَقَدْ سَبَّنِي ، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ]

''جس نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں دیں، اس نے مجھے گالیاں دیں۔ اور جس نے مجھے گالیاں دیں، اس نے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں''۔(۲۷)

غرض مذکورۃ الصدر آیاتِ قرآنیہ اور اِن احادیثِ نبویہ کے پیشِ نظر اہلِ علم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا اور لعن طعن کرنا کُفر قرار دیا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے '' الصارم المسلول'' میں نقل کیا ہے :

''فقہائے کوفہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والے کو قتل کرنے اور رافضہ کو کافر قرار دینے کا قطعی فتویٰ دیا ہے''۔ محمد بن یوسف فریابی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''وہ کافر ہے، اسکا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا، نہ ہاتھ لگایا جائے گا، بلکہ اسے کسی لکڑی کے ذریعے گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا جائے گا''۔ قاضی ابویعلیٰ نے کہا

۲۵) صحیح بخاری :۳۶۷۳۔۷/۲۵، مسلم ۹۲/۱۶/۸، صحیح الترمذی:۳۰۳۴، صحیح ابی داؤد، الفتح الربانی ۲۲/۱۶۹۔۱۷۰ ۔

۲۶) صحیح الجامع الصغیر وزیادته ، للالبانی :۱۶۸۵۔

۲۷) عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعاً ، تطهير المجتمعات ص:۲۷۰ طبع قطر، الصارم المسلول ص:۵۷۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: ’’فقہاء کے نزدیک جو شخص حلال سمجھ کر صحابہ کو گالی دے وہ کافر ہے۔اور جو حلال تو نہ سمجھے مگر گالی دے، وہ فاسق ہے‘‘۔اور اپنا فیصلہ دیتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: ’’جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الٰہ یا نبی سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام غلطی سے وحی و رسالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گئے تھے۔اور صحابہ کو گالی دے، وہ کافر ہے۔اور اسے کافر کہنے میں توقّف کرنے والا بھی کافر ہے۔اور جو شخص قرآنِ کریم کو ناقص قرار دے یا باطنی تاویلات کا زعم رکھے جیسا کہ قرامطہ، باطنیہ اور تناسخیہ کا خیال ہے تو وہ بھی کافر ہے، جو شخص صحابہ پر بُخل، بُزدلی، کم علمی اور عدمِ زہد کا الزام لگائے وہ کافر تو قرار نہیں دیا جائے گا مگر وہ سزاوارِ تعزیر ہے۔مطلق لعن طعن کرنے والوں میں سے جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دس پندرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا باقی سب مرتد یا فاسق ہوگئے تھے، وہ بھی کافر ہے، اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے ۔الغرض گالی دینے والوں میں سے کچھ صاف کافر ہیں، اور بعض کے کفر میں تردّد کیا گیا ہے، اور بعض پر کفر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا‘‘۔(۲۸)

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم :

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیئے یہی شرف کیا کم ہے کہ انہوں نے حالتِ ایمان و اسلام میں نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی؛ وہ چہرۂ انور، رخِ زیبا کہ جس کا ایمان کی حالت میں دیکھ لینا فوز و فلاح اور فتح و نصرت کا ضامن ہے، چنانچہ بخاری و مسلم میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

’’لوگوں پر وہ زمانہ بھی آئے گا، جب مسلمانوں کی ایک جماعت [کسی قوم پر] حملہ آور ہوگی،

۲۸)الصارم المسلول بحوالہ تطہیر المجتمعات ص:۲۷۴۔۲۷۵ مختصراً۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہ کہیں گے: ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے، جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو؟'' وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں صرف اتنی سی بات پر فتح حاصل ہو جائے گی، پھر وہ دَور آئے گا کہ غازی جماعت سے پوچھا جائے گا: ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے کسی صحابیٔ رسول ﷺ کو دیکھا ہو؟'' وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی، اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ غازیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے کسی تابعی کو دیکھا ہو؟ جب وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں بھی فتح نصیب ہو جائے گی''۔(۲۹)

مسلم شریف میں تو یہاں تک ہے کہ: ''چوتھی جماعت سے پوچھا جائے گا: تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے تبع تابعین [جنہوں نے تابعین کو دیکھا] میں سے کسی کو دیکھا ہو؟'' تو اس جماعت میں ایسا ایک آدمی مل جائے گا، اور انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی''۔(۳۰)

قدسی نفوس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

[خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ]

''میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ [صحابہ کرام رضی اللہ عنہم] ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد والے [تابعین] ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد والے [تبع تابعین] ہیں۔(۳۱)

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں اسی مفہوم کی ایک اور حدیث ہے، جس کے ابتدائی کلمات میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

[أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ

۲۹) صحیح بخاری حدیث: ۳۶۴۹، مسلم مع نووی ۸/۱۶/۸۳۔۸۴۔

۳۰) مسلم مع نووی ۸/۱۶/۸۴۔ ۳۱) صحیح بخاری: ۳۶۵۰، مسلم مع نووی ۸/۱۶/۸۴ تا ۸۸، صحیح ابی داؤد: ۳۸۹۲، صحیح الترمذی: ۹/۱۸۱۰، صحیح النسائی: ۳۵۶۷، موارد الظمآن بزوائد ابن حبان: ۲۲۸۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ] (۳۲)

''میرے صحابہ [رضی اللہ عنہم] کا احترام واکرام کیا کرو، کیونکہ وہ تم سب سے بہتر لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد والے [تابعین] ہیں، اور پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد والے [تبع تابعین] ہیں، ان کے بعد پھر جھوٹ عام ہو جائیگا ''۔

⑦ مقام و مرتبۂ شہادت :

اسلامی سالِ نو اپنے ساتھ جو یادیں اور پیغامات لاتا ہے، انہی میں سے تاریخِ اسلام کا ایک انتہائی اندوہناک واقعۂ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ بھی ہے، سرِ دست ہم اس واقعہ کی تفصیلات میں تو نہیں جا رہے، البتہ اسی مناسبت سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں شہادت کے مقام و مرتبہ کی وضاحت قرآن وسنّت کی روشنی میں کر دی جائے، چنانچہ قرآن کریم کے ایک دو نہیں بکثرت مقامات پر جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت وعظمت اور مقام و مرتبۂ شہادت کی رفعت ومنزلت بیان ہوئی ہے، آپ مترجم قرآنِ پاک اٹھائیں اور زیادہ نہیں تو کم از کم سورۂ بقرہ کی آیات : [۱۵۴، ۱۹۰، ۲۱۸]، سورۂ آل عمران کی آیات: [۱۵۷، ۱۶۹ تا ۱۷۷]، سورۂ نساء کی آیات : [۷۴ تا ۹۵]، سورۂ انفال کی آیت: [۷۴]، سورۂ توبہ کی آیات: [۲۰، ۴۱، ۱۱۱] اور سورۂ حج کی آیت: [۵۸] کی تلاوت کریں اور ان کا ترجمہ دیکھیں۔ کہیں فرمایا ہے: ''فی سبیل اللہ شہادت پانے والے لوگوں کو مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں اس زندگی کا شعور نہیں، کہیں انہیں رحمتِ الٰہی کے امیدوار فرمایا، اور کہیں رحمت وبخشش کو اُن کا مقدّر بتایا ہے۔ اور کہیں فرمایا ہے کہ انہیں اللہ کی طرف سے رزق دیا جائے گا، وہ اللہ کے فضل واحسان اور نعمت وکرم پر خوش ہوں گے،

۳۲) صحيح الترمذى:۱۷۵۸، ابن ماجه :۲۳۶۳، مورد الظمآن:۲۲۸۴، مستدرك حاكم :۱/۱۱۴، نسائى بحواله تحقيق مشكوٰة للالبانى :۶۰۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں کوئی غم یا خوف نہیں ہوگا، ان کے لیئے اجرِ عظیم اور بلند درجات ہیں، انہیں ہمیشہ کے لیئے رضائے الٰہی اور دائمی جنّت کی نعمتیں حاصل ہوں گی''۔

اِن قرآنی آیات کے علاوہ بے شمار احادیث میں بھی جہاد و مجاہدین اور شہادت وشہداء کی فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

[يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟]

''اے اللہ کے رسول سب سے افضل عمل کونسا ہے ؟''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ]

''اللہ پر (غیر متزلزل) ایمان لانا، اور اس کی راہ میں جہاد کرنا''۔(۳۳)

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

[اِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ]

''جنّت میں ایک سو درجاتِ رفیعہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیئے تیار کر رکھے ہیں''۔(۳۴)

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

[يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ]

''اللہ تعالیٰ قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے''۔(۳۵)

---

۳۳) صحیح بخاری :۲۵۱۸، ۱۷۶/۵، مسلم مع نووی ۷۳/۲/۱۔

۳۴) بخاری مع الفتح:۲۷۹۰، ۱۴/۶۔ ۳۵) مسلم مع نووی ۳۰/۱۳/۷۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بخاری شریف میں ہے کہ غزوۂ بدر کے دوران شہادت پانے والے ایک صحابی حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میرا بیٹا حارثہ غزوۂ بدر میں شہید ہوا تھا، اس کا انجام کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے اسے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا :

[إِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ]

''تیرا بیٹا جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام کو پا گیا ہے''۔(۳۶)

بخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں :

''مجھے دو آدمی اپنے ساتھ لے کر اوپر چڑھ گئے اور ایک ایسے گھر میں داخل کر دیا کہ :

[لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا] ''میں نے اس سے بڑھ کر خوبصورت کوئی گھر کبھی دیکھا ہی نہیں''

اور انہوں نے مجھے بتایا :

[أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ](۳۷) ''یہ گھر شہداء کے لیئے تیار کیا گیا ہے''۔

شہداء کو اللہ تعالیٰ جنّت میں بلند مقام اور قربِ خاص سے نوازے گا، اور پوچھے گا: ''کیا تمہیں کسی اور نعمت کی تمنّا ہے؟'' وہ کہیں گے: ''اے اللہ! ہمیں جو نعمتیں میسّر ہیں، ان سے بڑھ کر اور کیا طلب کریں؟ ہاں اگر ممکن ہو تو ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں''۔(۳۸)

شہید کے سوا ایسی تمنّا کوئی دوسرا نہیں کرے گا، اور حدیث میں ہے کہ ان کی یہ تمنّا صرف اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے بوقتِ شہادت جو حلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرام و شرف پایا ہوگا، اسی کے پیشِ نظر وہ دوبارہ شہادت کی خواہش کریں گے ۔

۳۶) بخاری:۳۹۸۲، ۳۵۵/۷ عن أنس رضی اللہ عنہ ۔

۳۷) صحیح بخاری :۲۷۹۱، ۱۴/۶ عن سمرۃ رضی اللہ عنہ ۔

۳۸) صحیح بخاری :۲۸۱۷، ۳۹/۶، مسلم مع نووی ۲۴/۱۳/۷ عن أنس رضی اللہ عنہ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم میں ہی ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كَلْمُهُ يُدْمِي اللَّوْنَ،لَوْنَ الدَّمِ وَالرِّيحَ رِيحَ الْمِسْكِ]

''جہاد فی سبیل میں زخمی ہونے والا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے زخموں سے ایک ایسا رنگین مادہ بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون کا اور خوشبو کستوری کی ہوگی''۔(۳۹)

⑧ **موت اور صبر :**

موت شہید کی ہو یا عام مرگ ،موت بہر حال موت ہی ہے ۔جو پسماندگان اور اعزّ اء و اقارب کے لیئے صدمہ اور دکھ کا باعث بنتی ہے۔اور کون نہیں جانتا کہ یہ زندگی خوشی وغم اور شادی ومرگ سے عبارت ہے،موت وحیات کا نظام،کائنات کا ایک جزء ہے اور ہر ذی روح کی موت کا وقت مقرّر ہے جس سے کسی کو مفرّ نہیں ،اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہوں،ان کے صحابہ یا دیگر اولیاء اللہ ہوں،موت کا جام ہر کسی کے لیئے مقرّر ہے۔دشمنانِ دین ہوں،اپنے آپ کو ﴿ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى ﴾ کہلوانے والے صاحبِ جبروت وسطوت ہوں،شاہ ہوں یا گدا،امیر ہوں یا فقیر، موت بہر حال سب کا مقدّر ہے، کیونکہ سورۂ آلِ عمران (آیت:۱۸۵)،سورۂ انبیاء (آیت: ۳۵)اور سورۂ عنکبوت (آیت:۵۷) میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ☆﴾ ''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

اسی قانونِ الٰہی کے تحت جب کسی کو موت آجائے تو ایسے موقع پر فطری امر ہے کہ پسماندگان

---

۳۹) صحیح بخاری: ۲۸۰۳،۶/۲۴،مسلم مع نووی ۲۰/۱۳/۷ـ۲۱ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ جہاد ومجاہدین اور شہادت و شہداء کے مقام ومرتبہ کی مزید تفصیلات کے لیئے ہماری کتاب''جہادِ اسلامی''ملاحظہ فرمالیں ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کو صدمہ اور دکھ تو پہنچے گا، مگر اس کے اظہار کی کہاں تک اور کس طرح گنجائش ہے؟

اس سلسلہ میں بھی شریعتِ اسلامیہ میں واضح ہدایات موجود ہیں، چنانچہ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع پر صبر و ہمّت سے کام لینے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ☆اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ☆ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ☆﴾

''اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیں جو مصیبت کے وقت یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت و عنایت ہے، اور یہی [آخرت میں] کامیابی پانے والے ہیں''۔(۴۰)

مصیبت آجائے، دل دکھوں سے بھر جائے، اور صبر کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلک پڑے، تو دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے رونا اور آنسو بہانا بھی جائز ہے، کیونکہ ایسے کئی مواقع پر خود نبیٔ رحمت ﷺ کا آنسو بہانا ثابت ہے، جیسا کہ بخاری و مسلم اور ابو داؤد میں آپ ﷺ کا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر ۔(۴۱) بخاری و مسلم اور ابو داؤد و نسائی میں اپنی بیٹی کی ایک لختِ جگر [امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا] پر ۔(۴۲) بخاری و مسلم اور ابو داؤد میں خود اپنے لختِ جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پر آنسو بہانا ثابت ہے۔(۴۳)

---

۴۰) سورۂ بقرۃ آیت: ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔

۴۱) صحیح بخاری: ۱۳۰۴، مسلم مع نووی ۳/ ۶/ ۲۲۶، ابو داؤد: ۲۶۸۱۔

۴۲) صحیح بخاری: ۱۲۸۴۔ ۳/ ۱۸۰، مسلم مع نووی ۳/ ۶/ ۲۲۴، صحیح ابی داؤد: ۲۶۸۰، نسائی: ۴/ ۲۲۔

۴۳) صحیح بخاری: ۱۳۰۳۔ ۳/ ۲۰۶، مسلم ۸/ ۱۵/ ۷۵، صحیح ابی داؤد: ۲۶۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ رونے اور آنسو بہانے کے ساتھ زبان نہ چلائی جائے، مرنے والے کی صفات اور اس کی موت کی وجہ سے پیش آنے والے مصائب کا ذکر نہ چھیڑا جائے، کیونکہ بخاری و مسلم اور ابو داؤد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا أَوْ يَرْحَمُ [وَأَشَارَ إِلىٰ لِسَانِهِ](۴۴)

''اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے حزن وغم پر عذاب نہیں کرے گا، البتہ اس کے عذاب دینے یا رحم فرمانے کا تعلّق اِس سے ہے، اور یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا ''۔

⑨ نوحہ خوانی اور سوگ وماتم :

اسلام میں شہادت یا طبعی موت مرنے والوں پر بَین ونوحہ خوانی، واویلا اور واہی تباہی جائز نہیں، کیونکہ نوحہ خوانی آگے جانے والے کے ساتھ خیر خواہی نہیں بلکہ نادانستہ دشمنی کے مترادف ہے، کیونکہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ](۴۵)

''میّت کو اپنے پسماندگان کی نوحہ خوانی کے سبب قبر میں عذاب ہوتا ہے''۔

اس حدیث شریف کا مفہوم بظاہر سورۂ انعام (آیت :۱۶۴) ، سورۂ بنی اسرائیل (آیت :۱۵)، سورۂ فاطر (آیت :۱۸)، سورۂ زمر (آیت :۷) اور سورۂ نجم (آیت :۳۸) کے

۴۴) بخاری:۱۳۰۴ـ۲۰۹/۳، مسلم ۲۲۶/۶/۳، صحیح ابی داؤد : ۲۶۸۱ـ

۴۵) صحیح بخاری : ۱۲۹۲، ۱۹۱/۳، مسلم مع نووی ۲۲۹/۶/۳، صحیح الترمذی:۸۰۰، صحیح نسائی:۱۷۴۹، ابن ماجہ:۱۵۹۳ـ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

معارض ہے، جن میں ارشادِ الٰہی ہے :

﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴾ ''اور کسی کے گناہ کا بوجھ کوئی دوسرا نہیں اٹھائے گا''۔

اہلِ علم نے اس تعارض کو دور کرنے کے لیئے کئی آراء ذکر کی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ آگے جانے والا اگر پسماندگان کو بَین ونوحہ کرنے کی وصیّت کر کے جائے اور وہ اس پر عمل کر گزریں تو اُسے ان کے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔ اور بعض نے اس حدیث میں مذکور لفظِ عذاب کا مفہوم ''احساسِ الم'' بیان کیا ہے، جبکہ امام شوکانی رحمہٗ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ بھی ہو، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ [صحیح احادیث میں] رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ پسماندگان کے بَین کرنے سے میّت کو عذاب ہوتا ہے : (فَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا) ''پس ہم نے آپ ﷺ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی، اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں کہتے''۔ (۴۶)

بعض لوگ اور خصوصاً خواتین غم کے موقعوں پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتی ہیں اور جائز رونے اور آنسو بہانے کے ساتھ ساتھ مرنے والے کی صفات اور اس کی موت کی وجہ سے پیش آمدہ مصائب کی گنتی شروع ہوجاتی ہے۔ اور ایک راگ کے ساتھ بَین کیئے جاتے ہیں۔ اس نوحہ خوانی سے نبی ﷺ نے سختی سے منع کیا ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم اور ابو داؤد و نسائی میں حضرت ام عطیّہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :

(أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَّا نَنُوْحَ)۔(۴۷)

''ہم سے بیعت لیتے وقت نبی ﷺ نے یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ خوانی نہیں کریں گی''۔

---

۴۶) الفتح الربّانی ۷/۱۲۶۔۱۲۹ ۔

۴۷) صحیح بخاری :۱۳۰۶، مسلم ۳/۶/۲۲۷، صحیح ابی داؤد:۲۶۸۲، صحیح النسائی :۳۸۹۶ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

(اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ ، الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ) ۔

”لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جن کا ارتکاب کفر ہے، پہلی کسی کے نسب میں طعن کرنا اور دوسری میّت پر نوحہ خوانی کرنا“۔(۴۸)

اور جو لوگ کسی کی مرگ پر جوشِ غم میں ہوش کھو دیتے ہیں اور بَین و نوحہ خوانی کے ساتھ ساتھ سر کے بالوں کو بکھیرنا اور نوچنا، رخساروں کو پیٹنا، سینہ کوبی و ماتم کرنا، اور کپڑے پھاڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے افعال کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)

”جو اپنے رخساروں کو پیٹے ، کپڑے پھاڑے اور زمانۂ جاہلیّت کی طرح نوحہ خوانی کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔(۴۹)

بخاری و مسلم ، ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ میں ہی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

[أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ]

”بے شک رسول اللہ ﷺ بَین کرنے، سر کے بال بکھیرنے اور مونڈنے

۴۸) مختصر مسلم للمنذری ۵۵ ۔

۴۹) بخاری ۱۳۳/۳، مسلم :۱۰۳، صحیح نسائی:۱۷۵۴، ابن ماجہ:۱۵۸۴ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور کپڑے پھاڑنے والی عورتوں سے بری ہیں''۔(۵۰)

سنن ابو داؤد میں ایک صحابیہ (خاتون) کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا :

(أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهاً وَلَا نَدْعُوا وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْباً وَلَا نَنْشُرَ شَعْراً)

''(مصیبت میں) نہ ہم منہ نوچیں گی، نہ واویلا کریں گی، نہ کپڑے پھاڑیں گی، اور نہ بال بکھیریں گی''۔(۵۱)

عورتیں چونکہ مردوں کی نسبت کمزور طبع ہوتی ہیں، اور ان سے ایسے امور کا صدور ممکن ہونے کی بناء پر آپ ﷺ نے ان سے یہ عہد لیئے، اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی عورت فرمانِ نبوی ﷺ کی نافرمانی کرے، تو ایسی عورت کے بارے میں صحیح مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد اور بیہقی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

(النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)

''نوحہ خوانی کرنے والی عورت اگر توبہ کئے بغیر مرگئی تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں اٹھائی جائے گی کہ آتش گیر مادے [چقماق] کی قمیص پہنے ہوگی۔ اور اسے خارش کی ذرع پہنائی جائے گی''۔(۵۲)

اور مسندِ احمد میں یہ الفاظ بھی ہیں :

(ثُمَّ يُعْلٰى عَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ)۔

۵۰) بخاری ۱۳۱/۳۔۱۳۲ تعلیقاً، مسلم :۱۰۴ ، صحیح ابی داؤد:۲۶۸۴،صحیح النسائی:۱۷۵۷، ابن ماجہ : ۱۵۸۶عن ابی بردة ﷛۔

۵۱) صحیح ابی داؤد :۲۶۸۵۔

۵۲) مسلم ۲۳۵/۶/۳۔۲۳۶، ابن ماجہ:۱۵۸۱۔۱۵۸۲،مسند احمد ۳۴۲/۵۔۳۴۴۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''پھر اس آتش گیر مادّے کے اوپر آگ کے شعلے کی ذرع ہوگی''۔(۵۳)

شریعتِ اسلامیہ ہر معاملہ میں چونکہ اعتدال پسند ہے، اس میں نہ خوشی کے مواقع پر حدِّ اعتدال پھلانگنا جائز ہے، اور نہ ہی مرگ کا سوگ منانے پر لگائی گئی حدود اور پابندیاں توڑنا روا ہے۔ ایسے مواقع پر عورت کی طبیعت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسلام نے اس کے لیۓ شوہر کے سوا ہر عزیز کی مرگ کا صرف تین دن سوگ منانا جائز رکھا ہے، البتہ اگر کسی کے شوہر کی مرگ ہوجائے تو اس عورت کو چار ماہ اور دس دن تک سوگ منانے کی اجازت ہے، ان ایّام میں وہ زیب و زینت نہ کرے، نہ زیورات اور ریشمی کپڑے پہنے، اور نہ ہی خوشبو، مہندی، اور سرمہ وغیرہ لگائے، کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

[لَا تَحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوقَ ثَلَاثٍ اِلَّاعَلیٰ زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْباً مَصْبُوْغاً اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمُسُّ طِيْباً اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْأَظْفَارٍ]

''کوئی عورت تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، سوائے شوہر کی وفات کے، اُس پر وہ چار ماہ دس دن سوگ منا سکتی ہے۔ وہ رنگین کپڑے نہ پہنے، سوائے یمنی چادر کے، وہ نہ سرمہ لگائے اور نہ ہی خوشبو استعمال کرے، سوائے اُس دن کے، جس دن وہ غسلِ حیض سے فارغ ہو تو عُود وغیرہ کے بخور [یعنی دھویں] کا استعمال کرسکتی ہے''۔(۵۴)

۵۳) مسند احمد۵/۴۲۔۴۳۔۳۴۴۔

۵۴) بخاری۹/۴۰۱،مسلم ۵/۱۰/۱۱۸، صحیح ابی داؤد :۱۸۔۱۹۔۲۰،صحیح نسائی:۳۳۰۸، ابن ماجہ : ۲۰۸۷،الفتح الربانی۷/۱۵۰۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ کے بقول یہ بخور بھی کوئی خوشبو کی غرض سے نہیں، بلکہ محض خون جاری رہنے سے پیدا ہونے والی بدبو کو زائل کرنے کی غرض سے جائز ہے۔(۵۵)

ابو داؤد اور نسائی میں یہ الفاظ بھی ہیں :

وَلَا تَخْتَضِبُ . ''اور وہ مہندی وخضاب بھی نہ لگائے''۔

اور نسائی میں ارشادِ نبوی ﷺ کے یہ الفاظ بھی مذکور ہیں :

وَلَا تَمْتَشِطُ . ''اور وہ کنگھی بھی نہ کرے''۔

یہ احکام صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہیں، اور وہ بھی عام عزیزوں کی نسبت صرف تین دن، اور شوہر کے لیئے چار ماہ دس دن تک۔ اور مردوں کے لیئے ان امور میں سے کوئی ایک بھی ایک دن کے لیئے بھی جائز نہیں، سوائے دل کے غم اور آنکھوں کے آنسوؤں کے ۔

اس ارشادِ نبوی ﷺ کے پیشِ نظر بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ جو چودہ سو سال پہلے کی موتِ شہادت پر سوگ منا رہے ہیں، وہ تعلیماتِ اسلام کے سراسر منافی فعل کا ارتکاب کرتے ہیں، جس کا کسی بھی طرح کوئی جواز نہیں ہے ۔

۵۵) شرح مسلم نووی ۱۱۹/۱۰/۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاشوراء محرّم کے بارے میں موضوع احادیث و روایات

کچھ لوگوں نے محرّم کے دسویں دن (عاشوراء) کی فضیلت کے سلسلے میں بہت زیادہ مبالغہ اور غلوّ کیا ہے، اور بہت ساری روایات اس بارے میں گھڑی اور اپنی طرف سے بیان کی ہیں۔ ہم یہاں شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ کی کتاب ''مومن کے مہ وسال'' سے چند من گھڑت روایات ذکر کر رہے ہیں تاکہ غلط اور صحیح کا امتیاز کرنا آسان ہو جائے۔

❶ مسند الفردوس دیلمی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے، انہوں نے کہا کہ تمام انسانوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام، عربوں کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رومیوں کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ، ایرانیوں کے سردار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، اور حبشیوں کے سردار حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پہاڑوں کے سردار طورِ سینا، درختوں کی سردار سدرۃ المنتہیٰ، مہینوں کا سردار ماہِ محرّم، دنوں کا سردار جمعہ اور تمام کلاموں کا سردار قرآنِ کریم ہے۔ قرآنِ کریم کا خلاصہ سورۂ بقرہ ہے۔ اور سورۃ البقرہ کا مغز آیۃ الکرسی ہے۔ آیۃ الکرسی میں پانچ خصوصی کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔

یہ روایت موضوع، گھڑی ہوئی اور بے سند ہے، کیونکہ دوسری روایاتِ صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائناتِ انسانی کے سردار ہیں۔ اور رمضان سارے مہینوں کا سردار ہے۔

❷ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دسویں محرّم کے دن سُرمہ لگانے سے سال بھر آنکھیں خراب نہیں ہوتیں، دسویں محرّم کو نہانے سے سال بھر بیماری نہیں آتی۔ دسویں محرّم کو اپنے بچّوں پر فراخی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سال بھر وُسعت و فراخی دیتا ہے۔ اس دن کی نماز افضل و برتر ہے۔ دسویں محرّم کو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اسی دن کوہ جودی پر ٹھہری، اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتشِ نمرود سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کے وقت آسمان سے دنبہ آیا اور فدیہ بنا۔ اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کو دوبارہ ملے۔

یہ ساری روایات موضوع، من گھڑت، بے سروپا اور خودساختہ ہیں۔

❸ حضرت مجدالدین فیروزآبادی مؤلّف ''القاموس'' نے حاکم کے حوالے سے لکھا ہے کہ دسویں محرّم کو روزے کے سوا دیگر تمام کام مثلاً دسویں تاریخ کی فضیلت کا عقیدہ رکھنا، اس دن جی کھول کر خرچ کرنا، خضاب، تیل یا سُرمہ لگانا اور خصوصی کھانا یا کھچڑا پکانا غیر ثابت ہیں اور اس سلسلے میں مروی تمام احادیث موضوع و خودساختہ اور بہتان طرازی کے مترادف ہیں۔

❹ بعض احادیث حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کر کے اس طرح بیان کی جاتی ہیں جن میں ہیں:

1) جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا اُس کے لیئے اللہ تعالی نے ساٹھ سال کی عبادت لکھ دی، جس میں نماز، روزے بھی شامل ہیں۔

2) جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا اُسے اللہ نے دس ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب دیا۔

3) جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا اسے اللہ نے ہزار حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا۔

4) جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5)جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ سات آسمانوں جتنا ثواب دیتا ہے ۔

6)جس نے دسویں محرّم کو کسی بھوکے کو کھانا کھلایا، گویا اُس نے پوری امتِ محمدیّہ (علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ و السلام) کے فقیروں کو کھانا کھلایا ۔

7)جس نے دسویں محرّم کو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو اس کے ہر بال کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کو جنت میں بلند مراتب دیئے جائیں گے ۔

8)دسویں محرّم کو ہی اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا ۔

9)دسویں محرّم کو ہی اللہ نے جبریل، فرشتوں، حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیھم السلام کو پیدا کیا۔

10)دسویں محرّم کو ہی اللہ نے لوح وقلم پیدا کیئے ۔

11)دسویں محرّم کو ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، اور آگ اُن پر ٹھنڈی ہوگئی۔

12)دسویں محرّم کے دن ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے راستے میں قربان کیا گیا، اور اللہ نے دُنبے کی شکل میں ان کا فدیہ دیا ۔

13)اسی تاریخ کو فرعون کو اللہ نے دریائے نیل میں غرق کیا ۔

14)اسی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند درجات دیئے ۔

15)اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی ۔

16)دسویں محرّم کو ہی حضرت آدم علیہ السلام کی بھول چوک معاف کی گئی ۔

17)دسویں محرّم کو ہی اللہ تعالیٰ عرش معلّٰی پر بیٹھا ۔

18)دسویں محرّم کو ہی قیامت آئے گی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام احادیث موضوع ،خود ساختہ ، بے سند اور افتراء پردازی کے مترادف ہیں ۔
علاّمہ ابن الجوزی نے بھی ان کو اپنی کتاب موضوعات (من گھڑت روایات) میں لکھا ہے ۔

❺ اسی طرح کچھ احادیث یوں بیان کی جاتی ہیں کہ محرّم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھو کیونکہ:

1) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی ۔

2) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند درجات عطاء فرمائے۔

3) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتشِ نمرود سے نجات دی ۔

4) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر سے اُتارا ۔

5) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی ۔

6) یہی وہ دن ہے جس میں اللہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی بجائے دنبے کا فدیہ دیا تھا ۔

7) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل سے چھٹکارا دلایا تھا ۔

8) اسی دن اللہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کی قوّتِ بینائی واپس کی تھی ۔

9) اسی دن اللہ نے حضرت ایوّب علیہ السلام سے مصیبتیں اور پریشانیاں دور کی تھیں ۔

10) اسی دن اللہ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا ۔

11) اسی دن اللہ نے دریا کو چیر کر بنی اسرائیل کے لیئے راستہ بنایا تھا ۔

12) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل عبور کیا تھا ۔

13) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کو توبہ کرنے کی توفیق بھی ہوئی ۔

14) اسی دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ معاف کیئے گئے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15) اور جو اس دن کا روزہ رکھے گا، اس کے لیئے وہ چالیس سال کے گناہوں کا کفّارہ ہوجائے گا ۔

یہ ساری احادیث موضوع، خودساختہ، گھڑی ہوئی اور نا قابلِ اعتبار ہیں ۔

❻ کچھ احادیث اس طرح بیان کی جاتی ہیں :

1) سب سے پہلا دن دسویں محرّم ہے، جس میں اللہ نے دسویں محرّم کا دن پیدا کیا ۔

2) سب سے پہلا دن دسویں محرّم ہے، جس میں اللہ نے آسمان سے بارش برسائی ۔

3) جس نے دسویں محرّم کا روزہ رکھا، اس نے گویا سارے زمانے کا روزہ رکھا ۔

4) جس نے دس محرّم کو شب بیداری کی، تو اس نے گویا ساتوں آسمانوں کی مخلوق کے برابر اللہ کی عبادت کی ۔

5) اس دن تمام انبیاء علیہم السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا ۔

6) جس نے دسویں محرّم کو چار رکعات اس ترتیب سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک دفعہ، سورۂ اخلاص پچاس دفعہ پڑھی تو اللہ نے اس کے ماضی و مستقبل کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے۔ اور ملأ اعلیٰ میں اس کے لیئے ایک ہزار نوری منبر بنا دیئے۔

7) جس نے دسویں محرّم کو ایک گھونٹ شربت پلایا، تو اس نے گویا اللہ کی ایک لمحے کے لیئے بھی نافرمانی نہیں کی ۔

8) دسویں محرّم کو جس نے اہلِ بیت کے مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھلایا، تو وہ پُل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا ۔

9) دسویں محرّم کو جس نے کچھ خیرات کی، تو گویا اس نے سال بھر اپنے در سے کسی سائل کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس نہیں کیا ۔

10) دسویں محرّم کو جس نے غسل کیا، تو وہ مرض موت کے سوا کبھی بیمار نہ ہوگا ۔

11) دسویں محرّم کو جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، تو گویا اس نے دنیا جہان کے تمام یتیموں کے ساتھ بھلائی کی ۔

12) دسویں محرّم کو جس نے بیمار کی تیمارداری کی تو گویا اس نے تمام اولادِ آدم علیہ السلام کی تیمارداری کی ۔

یہ ساری روایات اور احادیث موضوع، خود ساختہ اور بعض لوگوں کی اپنی طرف سے تراشی ہوئی ہیں۔

شیخ عبدالحق صاحب محدّث دہلوی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں :

''ان میں سے بعض روایات کے سلسلے میں بعض صحیح اور ثقہ راویوں کا نام بھی ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ احادیث بنانے والوں نے احادیث گھڑ کر ان کو ثقہ راویوں کے نام سے منسوب کر دیا ہے، تا کہ کچھ لوگ غلط فہمی میں ان کی صحت پر یقین کر لیں۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے کہ ۱۰ رمحرّم کے دن سوائے روزہ رکھنے کے اور کوئی کام مسنون نہیں اور دسویں محرّم کی فضیلت میں یہ سب روایات خود ساختہ ہیں ۔(۵۶)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۶) ماہنامہ ''صراطِ مستقیم''، برمنگھم ج ۱۲، شمارہ ۴-۵ مشترکہ بابت ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ بمطابق مئی، جون ۱۹۸۹ء ماخوذ از ''مومن کے ماہ وسال''، شیخ عبدالحق محدّث دہلوی ص: ۱۹ تا ۲۸ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعاتِ محرّم

بریلوی مکتب فکر کی نظر میں

ماہِ محرّم میں اپنائی جانے والی بدعات، تعزیہ داری، مرثیہ خوانی اور کالا لباس پہننا وغیرہ کے بارے میں بعض شیعہ حضرات اپنے اخبارات و رسائل اور مجالس کے ذریعے قرآن و سنت سے ناواقف لوگوں کو یہ باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی مخالفت کرنا صرف ''وہابی علماء'' کا کام ہے۔ ورنہ علماءِ اہلِ سنّت کے نزدیک تو یہ کام صحیح و درست بلکہ کارِ ثواب ہیں۔ یہ محض ان کی مغالطہ دہی ہے۔ اور حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا ہم یہاں سنّی علماء اور ان میں سے بھی بالخصوص بریلوی مکتبِ فکر کے بانی اور سرخیل عالم شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی تصریحات ذکر کیئے دیتے ہیں۔ تا کہ ان کا مغالطہ اور اصل حقیقت ظاہر ہو جائے۔

تعزیہ :

موصوف اپنے فتاویٰ موسومہ ''عرفانِ شریعت'' حصّہ اول، ص:۱۵ پر فرماتے ہیں :

''تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں، اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہیئے''۔

اور ص:۱۶ پر لکھتے ہیں :

[مسئلہ] : محرّم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں ؟

[جواب] : ناجائز ہے، وہ مناہی و منکرات سے پُر ہوتے ہیں ۔

اور اپنے فتاویٰ موسومہ ''احکامِ شریعت'' حصہ اول ص:۸۹ پر لکھتے ہیں :

''محرّم میں سیاہ و سبز کپڑے علامتِ سوگ ہے اور سوگ حرام ہے''۔

[مسئلہ] : کیا فرماتے ہیں مسائلِ ذیل میں :

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① بعض اہلِ سنّت و جماعت محرّم کے عشرہ میں نہ تو روٹی پکاتے ہیں، نہ جھاڑو دیتے ہیں، کہتے ہیں: بعدِ دفن روٹی پکائی جائے گی ۔

② اس دن میں کپڑے نہیں اتارتے ۔

③ ماہِ محرّم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے ۔

[الجواب] : ''تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے''۔

فاضل بریلوی اپنے رسالہ ''تعزیہ داری'' کے ص:۴ پر لکھتے ہیں :

''غرض عشرہ محرّم الحرام اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت محلِ عبادت ٹھہرا ہوا تھا۔ ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا، یہ کچھ اور اس کے ساتھ وہ کچھ، کہ گویا خود ساختہ تصویریں بعینہٖ حضرات شہداء رضوان اللہ علیہم کے جنازے ہیں۔ کچھ اتارا باقی توڑا، اور دفن کر دیئے۔ یہ ہر سال اضاعتِ مال کے جرم میں دو وبال جداگانہ ہے، اب تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے، قطعاً بدعت ہے اور ناجائز و حرام ہے''۔

اس رسالہ کے ص:۱۵ پر حسبِ ذیل سوال و جواب مذکور ہے :

سوال : تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا، عرائض بامید حاجت براری لٹکانا اور بنیّتِ بدعتِ حسنہ اس کو داخلِ حسنات جاننا کیسا گناہ ہے ؟

الجواب: افعالِ مذکورہ جس طرح عوامِ زمانہ میں رائج ہیں، بدعتِ سیّئہ وممنوع وناجائز ہیں۔

اور ص:۱۱ پر لکھتے ہیں :''تعزیہ پر چڑھایا ہوا کھانا، نہ کھانا چاہیئے۔ اگر نیاز دے کر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کے کھانے سے احتراز کریں''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شادی بیاہ :

بعض اہلِ سنّت اور خصوصاً بریلوی حضرات ماہِ محرّم میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے لئے فاضل بریلوی کا فتویٰ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' حصّہ اول ص: ۴۶ پر یوں مرقوم ہے :

عرض : کیا محرّم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے ؟

ارشاد : نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے ۔

شرکت :

شیعہ تو شیعہ، آج کل تو سنّی بھی تعزیئے بناتے ، کلاوے پہنتے ،شہادت نامہ پڑھ پڑھ کر روتے اور رلاتے ہیں۔ اور شیعوں کی مجالس میں شریک ہوتے ، ان کی شرینی کھاتے اور ماتمی جلوس میں شرکت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے فاضل بریلوی کے رسالہ ''اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الھند و بیان الشھادۃ'' کے بعض مقامات تازیانۂ عبرت ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

سوال : مجلسِ مرثیہ خوانیٔ اہلِ شیعہ میں، اہلِ سنّت و جماعت کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب : حرام ہے۔ حدیث میں ہے : رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

[مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ]

''جو شخص کسی قوم کی تعداد بڑھانے کا سبب بنا وہ انہی میں سے ہے''۔ (۵۷)

وہ بدزبان، ناپاک لوگ، اکثر تبرّا بک جاتے ہیں، اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اور متواتر سنا گیا ہے کہ سنّیوں کو شربت دیتے ہیں، اس میں نجاست ملاتے ہیں، اور

---

۵۷) کشف الخفاء و مزیل الالباس ۲/۳۶۰ حدیث: ۲۵۸۸، المقاصد الحسنۃ: ۴/۱۶۷ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہ ہوتو اپنے یہاں قلّتین کا پانی ملاتے ہیں۔اور کچھ نہ ہوتو وہ روایاتِ موضوعہ وکلماتِ شنیعہ، اور ماتمِ حرام سے خالی نہیں ہوتیں، اور یہ دیکھیں گے، سنیں گے اور منع نہ کرسکیں گے۔ایسی جگہ جانا حرام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (۵۸)

''تو یاد کرنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ''۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

تعزیہ داری کے بارے میں ان سے ایک استفتاء اور اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کا کیا حکم ہے؟ بَيِّنُوْا وَتُوْجَرُوْا۔

الجواب : عشرۂ محرّم الحرام اگلی شریعتوں سے اس شریعتِ پاک تک نہایت بابرکت ومحلِ عبادت ٹھہرا ہوا تھا۔ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ کردیا۔پھر وبالِ ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطورِ خیرات نہ رکھا جائے، ریاء وتفاخر علانیہ ہوتا ہے، پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں، بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے، روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں، رزقِ الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔پیسے ریتے میں گرتے ہیں، مال کی اضاعت ہورہی ہے، مگر نام ہوگیا کہ فلاں صاحب کا لنگر لٹا رہے ہیں۔اب بہارِ عشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن ......الخ، اب کہ تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے، قطعاً بدعت وناجائز حرام ہے۔(۵۹)

''کتبِ شہادت جو آج کل رائج ہیں، اکثر موضوعہ وروایاتِ باطلہ پر مشتمل ہیں۔یوں ہی مرثیہ ایسی چیز کا پڑھنا، سننا حرام ہے۔حدیث میں ہے :

[نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاثِيْ]

---

۵۸) سورۃ الانعام، آیت:۶۸۔ ۵۹) بدر الانوار فی آداب الآثار ص:۴۰۳ ازمولانا احمد رضا خان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے"۔(۶۰)

رشتہ داری کرنا :

روافض [شیعہ] کے ساتھ رشتہ داری کرنے کے بارے میں ایک استفسار اور اس پر فاضل بریلوی کا جواب، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصّہ سوم ص:۱۱۱ پر یوں مذکور ہے :

عرض : روافض [شیعہ] میں شادی کرنا کیسا ہے؟ آج کل عجیب قصہ ہے۔کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے، اور کسی کا سالا، کوئی کچھ اور کوئی کچھ ؟

ارشاد : ناجائز ہے۔ایمان دلوں سے ہٹ گیا ہے، اللہ اور رسول ﷺ کی محبت دلوں سے جاتی رہی ہے، رب العزّت ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ☆﴾(۶۱)

"تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ"۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں : [اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ]

"اُن سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں"۔

---

۶۰) رواہ ابو داؤد و الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی اعالی الافادہ[موصوف کی ذکر کردہ یہ روایت ابو داؤد میں نہیں، بلکہ ابن ماجہ:۱۵۹۲ میں ہے، اور ضعیف ہے۔ضعیف الجامع:۶۰۶۷، ضعیف ابن ماجہ :۳۴۸۔ابوعدنان]

۶۱) الانعام:۶۸ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے :

[يَـأْتِـي قَـوْمٌ لَهُـمْ نَبْـزٌ يُـقَـالُ لَهُـمُ الـرَّافِـضَةُ لَايَشْهَـدُوْنَ جُـمُـعَةً وَلَاجَمَاعَةً،وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَاتُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَإِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ]

''ایک قوم آنے والی ہے،ان کا ایک بدلقب ہوگا،انہیں رافضی کہا جائے گا، نہ جمعہ میں آئیں گے نہ جماعت میں ،اورسلف کو برا کہیں گے،تم ان کے پاس نہ بیٹھنا ،نہ ان کے ساتھ کھانا پینا ،نہ شادی بیاہت کرنا ،بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا،مر جائیں تو جنازے پر نہ جانا''۔

تھوڑا آگے چل کر لکھتے ہیں :

''آج کل کے روافض تو عموماً ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں،ان کے مرد یا عورت کا کسی [سنّی مرد یا عورت] سے نکاح ہوسکتا ہی نہیں''۔(٦٢)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

٦٢) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ٣/١١١،بحوالہ تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی از مولانا محمد حنیف یزدانی ص:٥٠۔٥٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعاتِ ماہ صَفر

آخری چہار شنبہ [بدھ] کی حقیقت

ہمارے برِّصغیر کے لوگوں کا ایک طبقہ کسی ماہ وسال کا کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرنے دیتا، جس میں خوشی یا سوگ کا سامان پیدا نہ کرلے، اور خورد ونوش کی محفلیں نہ جمالے۔اس بات کا اندازہ لگانا ہوتو جنتریوں کو دیکھ لیں کہ عرس ومیلہ سے کوئی تاریخ خالی نہیں ہوگی۔ان لوگوں نے ماہِ صفر [ہجری کیلنڈر کے دوسرے مہینے] کے بارے میں بھی ،خصوصاًاس ماہ کے آخری چہار شنبہ [بدھ] کے دن کے لئے عجیب وغریب افعال ایجاد کررکھّے ہیں۔اورانہیں اجر وثواب سمجھ کر بجالاتے ہیں، اور بریلوی طبقہ بطورخاص ان افعال کا ارتکاب کرتا ہے۔لہٰذا ان افعال کی تفصیل اوران کے بارے شرعی نقطۂ نظر ہم انہی کے بانی مبانی عالم،شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کی کتابوں سے بلاتبصرہ نقل کررہے ہیں ۔ ع شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

چنانچہ فتاویٰ عرفان شریعت حصّہ دوم ص:۴۲۔۴۳ پر مسئلہ ۴۰۔۴۱ کے تحت ابوالمساکین ضیاءالدین متوطّن ''پیلی بھیت'' کا استفتاءاورموصوف کا جواب یوں درج ہے :

علماءِ دینِ متین، وارثانِ حضورسیّدالمرسلین ﷺ کا مسائلِ ذیل میں کیاارشاد ہے :

''ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سیّدِ عالم ﷺ نے اس میں غسلِ صحت فرمایا۔اس بناء پرتمام ہندوستانی [وپاکستانی] مسلمان اس دن کوروزِعید سمجھتے ہیں اورغسل و اظہارِفرح وسرورکرتے ہیں۔شرعِ مطہرہ میں اس کی کوئی اصل ہے یانہیں؟''

<u>جواب</u> :''یہ محض بےاصل ہے'' ۔

اسی طرح مولانا موصوف کی دوسری کتاب ''احکامِ شریعت'' حصّہ دوم ص:۱۹۳۔۱۹۴ پر بھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال و جواب مذکور ہے جو کچھ اس طرح ہے :

مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس امر میں کہ ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ [بدھ] کے متعلّق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز رسولِ کریم ﷺ نے مرض سے صحت پائی تھی۔ بناء بریں اس روز کھانا وشرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں ۔ وَعَلیٰ هٰذَا الْقِيَاس۔ مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں، کہیں اس روز کو نحس و نامبارک جان کر پرانے برتن گلی میں ڈالتے ہیں، اور تعویذ و چھلّہٗ چاندی اس روز کی صحت بخشیٔ جنابِ رسول اللہ ﷺ مریضوں کو استعمال کراتے ہیں، وغیرہ۔ یہ جملہ امور بر بنائے صحت پائی رسول اللہ ﷺ عمل میں لائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے یا نہیں؟ اور فاعل و عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدمِ ثبوت، مرتکبِ معصیّت ہوگا یا قابلِ ملامت وتأدیب ؟

الجواب : آخری چہار شنبہ [بدھ] کی کوئی اصل نہیں، نہ اس دن صحت پائی حضور سیّد عالم ﷺ کا کوئی ثبوت، بلکہ مرض جس میں وفات ہوئی، اُس کی ابتداء اِسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ اور ایک حدیثِ شریف مرفوع میں آیا ہے :

[آخِرُ أَرْبِعَاءِ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٌّ]

''اُس ماہ کا آخری بدھ منحوس دن ہے''۔ (۶۳)

اور مروی ہوا کہ ابتدائے ابتلائے سیّدنا ایوب علیٰ نبیّنا و علیه الصلاة و السلام اِسی دن تھی، اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعتِ مال ہے۔ بہر حال یہ سب

---

۶۳) تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۴۰۵، لیکن موصوف کی ذکر کردہ یہ روایت موضوع ومن گھڑت ہے، ملاحظہ ہو، الضعیفه للالبانی ۴/۸۳ حدیث: ۱۵۸۱، ضعیف الجامع: ۳۔ ابو عدنان ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں بالکل بے اصل اور بے معنیٰ ہیں ۔(۶۴)

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ

یہ ہے آخری چہار شنبہ، جس کی بابت احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی کا فتویٰ آپ نے سن لیا ہے۔ جو کسی تشریح یا تبصرے کا محتاج نہیں ۔

کیا فاضل بریلوی کے مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات اس فتویٰ کا احترام کرتے ہوئے قوم کو رسومات و بدعات کی دلدل سے نکالنے کی مخلصانہ کوشش فرمائیں گے ؟

بقولِ شاعر ؎ ڈرو ''اللہ'' سے ہوش کرو، مکر و ریاء سے کام نہ لو

یا اسلام پہ چلنا سیکھو، یا اسلام کا نام نہ لو

❁❁❁❁❁

۶۴) بحوالہ تعلیماتِ شاہ احمد رضا خان بریلویؒ، ص:۵۸۔۵۹ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

1 قرآن کریم .
2 الاعتصام للشاطبی .
3 سنن کبریٰ للبیهقی .
4 بخاری مع الفتح .
5 ضمیمة و ترجمة کشف الشبهات .
6 تطهیر المجتمعات .
7 فتح الباري .
8 تفسیر ابن کثیر .
9 البدع و النهی عنها للوضاح القرطبي .
10 تعلیمات شاہ احمد رضا خان بریلویؒ .
11 سنن الدارمی .
12 سنن ابی داؤد .
13 سنن الترمذی .
14 سلسله الاحادیث الصحیحه .
15 شرح السنه للبغوی .
16 موارد الظمآن بزوائد ابن حبان .
17 شرح مسلم للنووی .
18 صحیح مسلم .
19 صحیح نسائی .
20 صحیح ابن ماجه .
21 صحیح ابن حبان .
22 صحیح الجامع الصغیر .
23 الصارم المسلول لابن تیمیه .
24 ضعیف الجامع الصغیر .
25 ضعیف ابن ماجه .
26 الفتح الربانی ترتیب مسند احمد الشیباني
27 قبولیتِ عمل کی شرائط .
28 مسند احمد بفهرس الالبانی .
29 المقاصد الحسنة .
30 مصنف عبد الرزاق .
31 مشکوٰة بتحقیق الالبانی .
32 مختصر مسلم للمنذری بتحقیق البانی .
33) ماہنامہ ”صراطِ مستقیم“ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخ طباعت

مطبوعة كتب

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	شائع کردہ	تاریخ طباعت
1	آئینہ نبوت (سیرت النبیؐ: ایک اچھوتے انداز میں)	251	مکتبہ کتاب وسنت۔ بزمِ الہلال	طبع دوم 2000ء
2	رمضان المبارک روحانی تربیت کا مہینہ	40	مکتبہ کتاب وسنت۔ بزمِ الہلال	طبع دوم 2000ء
3	توحید: شکوک وشبہات کا ازالہ	112	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، علی الباقرین شارجہ۔ توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم 2004ء
4	مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)	150	مکتبہ کتاب وسنت۔ عامر الباقرین شارجہ	طبع چہارم 2004ء
5	مسنونِ ذکرِ الٰہی (مفصّل)	463	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع چہارم 2004ء
6	مناسک الحج والعمرہ (پاکٹ سائز)	300	مکتبہ کتاب وسنت۔ عامر الباقرین شارجہ	طبع اول 1981ء
7	درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	80	مکتبہ کتاب وسنت۔ شیخ الکندی شارجہ	طبع دوم 2004ء
8	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	32	صدیقی ٹرسٹ کراچی	طبع اول 1980ء
9	خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو۔ انگلش)		ابیرڈین یونیورسٹی (برطانیہ)	طبع اول 1981ء
	طبع چہارم	32	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2004ء
10	انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	32	مکتبہ کتاب وسنت۔ صدیقی ٹرسٹ	طبع دوم 2004ء
11	مقام سنت اور فتنۂ انکار حدیث	96	مکتبہ کتاب وسنت۔ الادارۃ الاسلامیہ۔ توحید پبلیکیشنز	طبع دوم 2004ء
12	تین اہم اصولِ دین مع مختصر نماز		مکتبہ کتاب وسنت۔ الادارۃ الاسلامیہ۔ توحید پبلیکیشنز	طبع اول 1983ء
13	تین اہم اصولِ دین	64	دارالافتاء والمکاتب التعاونیہ وغیرہ	2004ء تک دس ایڈیشن
14	قبولیّتِ عمل کی شرائط	408	مکتبہ کتاب وسنت وجامعہ سلفیہ بنارس	طبع چہارم 2003ء
15	دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	96	مکتبہ کتاب وسنت۔ الادارۃ الاسلامیہ۔ توحید پبلیکیشنز	طبع دوم 2004ء
16	سیرتِ امام الانبیاء ﷺ	614	مکتبہ کتاب وسنت۔ مکتبہ ابن تیمیہ، قطر	طبع سوم 2004ء
17	شراب اور دیگر منشّیات	399	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم 2004ء
18	مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	28	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1423ھ ۔ 2002ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

19	فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)	728	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 1990ء
20	فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	827	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 1999ء
21	سوئے حرم (حج وعمرہ اور قربانی)	366	مکتبہ کتاب وسنت، مرکزی جمعیت اہلحدیث	طبع سوم 2003ء دہلی انڈیا
22	زیارتِ مدینہ منورہ (آداب واحکام)	31	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور وصدر دفتر امورِ مسجد نبوی ﷺ	طبع دوم 2002ء
23	صحیح تاریخِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ اور عیدِ میلاد، یومِ وفات پر؟	31	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم 2004ء
24	نماز وروزہ کی نیّت	47	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ - 2002ء
25	جہادِ اسلامی کی حقیقت	188	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2000ء
26	سود ورشوت	128	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2001ء
27	زنا کاری وفحاشی	208	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2001ء
28	مختصر مسائل واحکام رمضان وروزہ	40	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1423ھ - 2002ء
29	مختصر مسائل حج وعمرہ اور قربانی وعیدین		مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1423ھ - 2002ء
30	گلدستہ نصیحت سے پچاس (50) پھول	44	الشیخ عبدالعزیز المقبل	طبع دوم 2003ء
31	مساجد ومقابر اور مقاماتِ نماز	168	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 2004ء
32	احکام وآدابِ مساجد	286	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 2004ء
33	نماز کیلئے مرد وزن کا لباس	146	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 2003ء
34	لواطت واغلام بازی	120	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2000ء
35	انسدادِ زنا ولواطت کے لیے اسلام کی تدابیر	169	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2001ء
36	حج مسنون (شارجہ ٹیلیویژن پروگرام)	144	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ - 2002ء
37	آمین۔ معنیٰ ومفہوم مقتدی کے لئے حکم	104	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ - 2001ء
38	رفع الیدین قائلین کے دلائل ومسائل	116	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1425ھ - 2004ء
39	درود شریف۔ فضائل واحکام	192	نورِ اسلام اکیڈمی لاہور	طبع دوم 2003ء
40	ظہورِ امام مہدی	221	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم 2002ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

41	مسائلِ قربانی وعیدین	183	مکتبہ کتاب وسنّت، مرکزی جمعیت اہل حدیث	طبع دوم 2003ء انڈیا .
42	شراب سے علاج؟	59	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم 2004ء
43	تعویذ گنڈوں اور جِنّات وجادو کا علاج	86	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1425ھ ۔ 2004ء
44	نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وتر وتہجد وجمعہ	125	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	طبع دوم 2002ء
45	تمباکو نوشی	104	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم 2004ء
46	دخولِ جنت کے تیس اسباب وذرائع	34	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع دوم 2002ء
47	امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد	123	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ ۔ 2001ء
48	اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی	128	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	طبع اول 2002ء
49	انسانی جان کی قیمت اور فلسفۂ جہاد	95	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2001ء
50	وجوبِ نقاب (چہرے کا پردہ)	164	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2002ء
51	مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضوء	97	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2003ء
52	نماز کے مفسدات ومکروہات ومباحات	77	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2003ء
53	ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سر نماز؟	47	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور مکتبہ ابن حجر بھٹکل	2003ء
54	غیر مسلموں سے تعلقات اور جھوٹے کھانے پینے کا حکم	112	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2004ء
55	رکوع والے کی رکعت؟	30	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1423ھ ۔ 2002ء
56	رُکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت	32	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1423ھ ۔ 2002ء
57	جمعۃ المبارک: فضائل ومسائل	99	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1425ھ ۔ 2004ء
58	گانا وموسیقی ۔ قرآن وسنّت کی نظر میں	96	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور مدرسہ اصلاح المسلمین، بہار، انڈیا	1425ھ ۔ 2004ء
59	... اور سگریٹ چھوٹ گئی	32	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1425ھ ۔ 2004ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

60	تارکین ومانعین رفع یدین کے دلائل کا جائزہ	150	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1425ھ ۔ 2004ء
61	بدعاتِ رجب وشعبان	80	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1425ھ ۔ 2004ء
62	تارک نماز کا انجام		صراط مستقیم۔ برمنگھم	
63	آدابِ دعاء (مقامات، اوقات وغیرہ)			1425ھ ۔ 2004ء
64	نماز نبوی ﷺ		تالیف الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر	1426ھ ۔ 2005ء

مسوّدات

65	پچاس (50) سوال وفتاویٰ احکامِ حیض.	تالیف الشیخ محمد بن صالح العثیمین	مسودّہ
66	محرّمات (حرام امور)	تالیف الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر	مسودّہ
67	ممنوعات (ناجائز امور)	تالیف الشیخ محمد صالح المنجد، الخبر	مسودّہ
68	مسائلِ آذان واقامت اور جماعت وامامت		مسودّہ
69	فقہ الصلوٰۃ بنام نماز نبوی (جلد سوم)		مسودّہ
70	فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)		مسودّہ
71	مسائل واحکامِ طہارت		مسودّہ
72	رمضان المبارک اوراحکامِ روزہ (مفصّل)		مسودّہ
73	احکامِ زکوٰۃ وصدقات		مسودّہ
74	چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال		مسودّہ
75	مقالاتِ قمر		مسودّہ
76	سورۃ فاتحہ، فضیلت، مقتدی کے لئے حکم.		مسودّہ
77	الامام العلاّمہ ابنِ باز		مسودّہ
78	الامام المحدّث الالبانی		مسودّہ
79	تفسیر سورۂ حجرات		مسودّہ
80	حرمین شریفین (حدود، آداب، فضائل، تاریخ)		مسودّہ
81	خطباتِ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) ۳ جلدیں		مسودّہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

82	خطباتِ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) ۴ جلدیں			مسوّدہ
83	اوقاتِ نمازِ پنجگانہ			مسوّدہ
84	نماز میں عدمِ پابندی اور تارکِ نماز کا حکم			مسوّدہ
85	چند نفلی نمازیں اور سجدے			مسوّدہ
86	نمازِ جنازہ (مختصر مسائل و احکام)			مسوّدہ
87	تفسیر آیات الاحکام			مسوّدہ
88	اندھی تقلید و تعصّب میں تحریفِ کتاب وسنت			مسوّدہ
89	قبولیتِ عمل کی شرائط (مختصر)			مسوّدہ
90	سال نو کا آغاز اور تذکرہ چند بدعات کا			مسوّدہ
91	قبولیت عمل کی شرائط (مختصر)			مسوّدہ
92	ترغیب و ترہیب (قرآن کریم اور صحیح بخاری و مسلم کی روشنی میں)			مسوّدہ
93	اسلام: ناتواں علماء اور نادان عوام کے مابین			مسوّدہ
94	الادعیہ والاذکار فی اللیل والنہار (عربی)			مسوّدہ

تقديم ومراجعة وتهذيب واضافة

95	دنیوی مصائب ومشکلات		مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	2003ء
96	نماز میں کی جانے والی غلطیاں	63	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	2004ء
97	مرد و زن کی نماز میں فرق	40	مکتبہ کتاب وسنّت، توحید پبلیکیشنز بنگلور	2004ء
98	استقامت: راہِ دین پر ثابت قدمی	64		2004ء
99	اسلامی تربیت اولاد			مسوّدہ
100	تبلیغی نصاب کے ناشر اور دیوبندیت کے مؤلّف کی توبہ			مسوّدہ
101	بدعات اور انکا تعارف			مسوّدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "